کتاب حالات کوچ بہار

جسکو

جناب [illegible] صاحب بہادر کمشنر قسمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

تالیف کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۸۶۱ ع

طبع [illegible] | [illegible]

قیمت | [illegible]

حالاتِ دیہی

بعد حمد اور صلواۃ کے یہہ کتاب حالات دیہی ۱۸۴۸ء مین بموجب فرمایش جناب مسٹر جابرس رکیس صاحب بہادر کلکٹر ضلع مینپوری کے محمد جمال الدین حسین ڈپٹی کلکٹر مذکور نے لکہی تہی سبب اوسکے لکہنے کا یہہ ہوا کہ صاحب ممدوح کے پاس چار پانچ ورق لکہے ہوئے منشی مادہو پرشاد تحصیلدار غازیپور ضلع فتحپور کے تہے اوسمین چند طریق دیہات کی تحصیل کے لکہے تہے صاحب ممدوح نے مجہے عنایت کیے اور ارشاد فرمایا کہ اسکی تکمیل کردو مین نے جو دیکہا تو اوسمین چند صورتین آپس کے چلن کی مندرج تہین تفصیل قسم دیہات یعنی زمینداری و پٹیداری مکمل و نامکمل و بہیاچار اور طرح کے چلن جو مجہے معلوم تہے اوسمین لکہکر پیش کیا تب ارشاد کیا کہ اگر اور کچہہ حالات دیہی مفصل اوسمین زیادہ ہو کر ایک کتاب ہو جاوے تو بہتر ہے تب مین نے سرے سے یہہ کتاب تا اختتام لکہی اور دو فصل طریق استخراج جمع سالانہ اور حاصل آبپاشی سالانہ جو پہلے وقت ترمیم بندوبست پرگنہ مصطفےٰ آباد کے لکہی تہین وہ بہی اسمین شامل کین اور تہوڑا سا حساب جبر اور پیمایش ہندوستانی اور انگریزی کا بہی مندرج کیا اسواسطے کہ اس سے پہلے جو کتابین تصنیف ہوئی ہین اونمین پیمایش

کا حال مفصل نہین ہی صاحب ممدوح نے اس کتاب کو پہلے بنظر سرسری تہوڑا سا
دیکہکر مستر میور صاحب بہادر سکرتری صدر بورڈ مال اضلاع مغربی و شمالی کے
پاس بہیجا جب وہان سے واپس آئی پہر فصل دوم کو اچہی طرح سے دیکہا اور
اوسکے مدارج کی دفعہ وار اپنی راے کے مطابق ترتیب دی اور کہین کہین
اور فصلون مین بہی ہدایت کچہہ تفصیل کی اسواسطے کہ کتاب اور تالیف
ایسی چاہیے کہ عام فہم ہو نہ یہہ کہ خوب واقف کار لوگ فائدہ اوٹہاوین
اور ناواقف محروم رہین چنانچہ اوسکے مطابق پہر از سر نو جا بجا درست تحریر
ہوئی میری عقل ناقص مین اس کتاب سے تین طرح کا فایدہ متصور ہی
پہلا تو بڑا فایدہ اون لوگون کے واسطے ہی جو امیدواری کرتے ہون حصول
سند لیاقت عہدہای سرکاری کے لیے از روے امتحان کے یعنی اس کتاب کے پڑہنے
سے اونکو اصطلاحات مروجہ مواضع اور امور مال اور طریق و چلن دیہات
کے جب اچہی طرح سے معلوم ہو جاینگے تو بن کام کرنے سررشتہ مال کے قواعد
و مضامین قوانین اور سرکیولر ہاے سررشتہ مال خوب سمجہہ مین آوینگے ورنہ
بلا تجربہ کام کے قواعد مندرجہ قوانین مال خوب نہین سمجہہ سکتے ہین اور وقت حصول عہدہ
حکومت عدالت اور مال انفصال قضایا باہم اہل دیہات کے بسبب یافت ہونے اونکے طریقون
باہم کے خوب کارفرمائی کر سکینگے کیونکہ انفصال قضایا تو اسی کا نام ہی کہ اہل معاملات مین جو کوئی
خلاف اپنے حقوق شدامد و چلن قدیم کے چلتا ہو اوسکو دفع کرے اور جو شخص چلن قدیم اور
راہ و رسم کا کلیہ جانتا ہوگا البتہ وہ اصل طریق اور رواج کو تحقیقات سے نکال سکتا ہے اور
جو نہین جانتا ہوگا اوسکے فیصلہ کے وقت کوئی نئی بات اوسکی طبیعت کی دخیل فیصلہ ہو جاے گی

اور یہہ بہت بڑے نقصان کی بات ہی +

دوسرا فایدہ اہل کاران مال کے واسطے ہی کیونکہ اہلکاران سررشتہ مال یہان کے حال اور طریق انقلابات سے اچھی طرح واقف ہوکر انصرام اپنے عہدہ کا کر سکینگے اور ہر وقت صفائی چلن اور راہ و رسم اہل دیہات مین کوشش کرینگے تو اپنی تحقیقات و کاربرداری کے وقت طبیعت کی خواہش کو دخل نہ دینگے اور اس بات سے اونکے دو بڑے مطلب حاصل ہونگے ایک تو حاکم بالادست اونکا تحقیقات اور کاربرداری مین اونکی ساختہ و پرداختہ پر اعتماد کریگا کیونکہ اصل حال کہل جانے سے اونکی تحقیقات کا اعتبار پیدا ہوگا دوسرے اہل معاملات اونکی شکایت بہی نکر سکینگے کیونکہ وہی کہل جانا اصل حال کا اونکی کارروائی سے مانع اونکی شکایت کا ہوگا اور جب ہر کسی کو معلوم ہوجایگا کہ یہہ افسر کچہہ اپنی طبیعت کی بات کو دخل نہین دیتا ہی بلکہ ہر وقت بصرف تحقیقات اصل چلن اور رواج کا ہونا اور اصل رواج کے قایم رکہنے مین کوشش کرتا ہی تو یقیناً اوس سے سب لوگ عموماً راضی رہینگے اور نافہم اوسکے بعد سمجہانے کے بیجا تکرار نکرینگے اور اسکا کہنا مانینگے اور جو وہ نشیب و فراز مالگذاری سمجہا دیگا اوسپر عمل کرینگے +

تیسرا فایدہ زمینداروں کیے واسطے ہی کہ وہ اوسکو اگر سمجہین اور دیکہین تو اپنے علاقجات کا انتظام اچھی طرح سے کر سکتے ہین اور یہہ بہی سمجہہ سکتے ہین کہ اہلکار سرکار کے جو ہمارے خبر یا حال سے واقف ہین تو ہماری تکرار بیجا کام نہ آویگی البتہ اوس سے کچہہ باز رہینگی اور اخراجات بیجا اپنے نکرینگے اور کوشش حصول اطمینان اور معاش مین کرینگے +

خوب دیکہا ہی کہ جب اہل معاملات کاربرداز سرکاری کو جان لیتے ہین کہ ہماری رسم و راہ سے واقف نہین ہی تو اوسکے سامنے ایسے ایسے عذرات اور حرکتین کرتے ہین اور طوالت مین ڈالتے ہین کہ آخر کو اصل مطلب مین فساد

منساد تر کرلے ایسا تو کوئی ہیچ کہیں مین فایدہ ہوتا ہی اور جب وہ جانتے ہین کہ یہ لوگ خوب
واقف ہین تو بیجا طوالت سی فی الجملہ باز رہتے ہین + اس کتاب کی دس فصلین ہین اور ہر فصل
کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے فصل اول اس مین معنی اور مراد ہے لفظ زمینداری اور پٹیداری کے
مکمل و ناتکمل سے فصل دوم مین طریق چلن دیہات زمینداری کا بیان ہے
فصل سیوم مین طریق چلن دیہات پٹیداری مکمل کا ذکر ہی فصل چہارم
مین بیان طریق چلن دیہات پٹیداری ناتکمل اور طریق تحصیل اراضی تعاملات اور
اوکاہی آسامیون کا ہے اور تفصیل اون باتون کی جس سے اراضی اچھی ہوتی ہی اور جس سے
ناقص ہوتی ہے اور جسکو آسامی کی آبادی و ویرانی مین دخل ہی فصل پنجم اس مین طریق
انقلابات قبضہ اراضی کا ہے فصل ششم اس مین مذکور ہی طریق تقسیم اور بانٹ اراضی کا
فصل ہفتم مین تفصیل حالات موسم سال بہر کے ہی جسکو جوتنے بونے مین دخل ہی
اور جدول تفصیل حساب معہ تمام امور متعلقہ اوسکے کے فصل ہشتم مین طریق
پیمایش ہندوستانی اور انگریزی کا حال ہے فصل نہم مین طریق استخراج تعداد رقبہ
سالانہ کا برہان ہندسہ سے لکہا ہی فصل دہم مین طریق استخراج تعداد آبپاشی سالانہ کے
کا برہان ہندسہ سے معلوم ہوتا ہی مقدمہ زمینداری یہ لفظ فارسی ہی اور اوس کی
ترکیب بھی فارسی ہی یعنی دو لفظ سے مرکب ہی ایک اسم دوسرا امر زمین اسم ہے
دار امر ہے تو مطابق قاعدہ فارسی کے جب اسم امر کے ساتھ ملتا ہے تو اسم فاعل کے
معنی پیدا کرتا ہے لفظ زمین جب کہ لفظ دار کے ساتھ ملا تو معنی ہو گئے زمین کا رکہنے
والا یعنی مالک زمین اور لفظ زمیندار مین حرف یای نسبت لگانے سے زمینداری ہوا
یعنی وہ ملکیت جو مالک سی نسبت رکھتی ہی تو مالک کو زمیندار اور ملکیت کو زمینداری

کہتے ہین + یہہ لفظ زمیندار اور زمینداری کا جو ہندوستان مین اب بولا جاتا ہی
پہلے نہین تہا اسکے معنی ہین لفظ بہومیان کا بعضی بعضی پوتہی مین سنا ہی اہل فارس
کی عملداری مین یہہ لفظ مستعمل ہوا + معلوم ہوتا ہی کہ پہلے بمعنی راجا اور تعلقہ دار اور
رئیسان علاقہ جو حضور رس اور حاضر باش دربار کے تہے اونکو بلفظ زمیندار کہتے تہے اور
اونہین کے ساتہہ طریق تشخیص علاقجات اور پرگنجات کا تہا ایک دلیل اسکی یہہ ہے کہ بعضی بعضی کتاب
تاریخ اور مکتوبات سلاطین مین یہہ لفظ اسطرح لکہا ہی فلان زمینداران ملک فلان شورش یا
سر فساد مین + دوسری دلیل یہہ ہے کہ ابتدای عملداری سرکار مین جب صیغہ داران پرگنہ نے
کی حقیقت زمینداری کی داخل کے تو اکثر تعلقہ داران اور راجہا کلان کو بمواضع کا زمیندار لکہا ہے
سے معلوم ہوا کہ یہہ لفظ اوسوقت تک بڑے بڑے رئیسون کو بولا جاتا تہا + تیسری دلیل یہہ ہے
کہ کاغذات دہلباقی سنین ماضیہ مین بجاے اصل مالک موضع کے لفظ زمیندار کا کم لکہا جاتا تہا بلکہ
لفظ مقبولیت دار کا اکثر لکہا ہی + معلوم ہوتا ہے کہ اصل مالکان اراضی کی اوسوقت کچہہ تلاش نہین
ہوتی تہی لیکن کہین اصل مالک کے معنی مین لفظ مقدم کا پایا جاتا ہی ایک دلیل اسکی یہہ ہی کہ
بعضی جگہہ جو پرانا کاغذ کسی اصل مالک کے پاس ہے تو اوسمین لفظ مقدم کا لکہا ہی دوسری دلیل
یہہ ہی کہ دیہات اراضی معافی کے اکثر فرمانون مین بجاے اصل مالک زمین کے لفظ مقدم
کا اسطرح لکہا ہی فلان شخص کو فلان اراضی معاف ہوئی معہ حق مقدمی سرکار کی ابتدای
عملداری سے اس لفظ زمیندار اور زمینداری کا بمعنی اصل مالک اور ملکیت کے بہت استعمال ہوا
اسسبب اہل دیہات اور اہل دفتر لفظ زمیندار بمعنی مالک اور لفظ زمینداری بمعنی ملکیت خراجی کے
بولتے اور لکہتے پڑہتے ہین برخلاف اوس ملکیت متقبضہ کے جو اونکی خاص ملکیت نہین ہی جیسے
مستاجری یا ٹہیکہ داری یا رہن + اب جاننا چاہیے کہ نام اور صیغہ مواضع لاخراجی کے بہت مشہور

یہہ ہین معافی جاگیر اور مواضع خراجی کے بالفعل یہہ ہین زمینداری مقدمی +
مستاجری ٹہیکہ اس مین مستاجری اور ٹہیکہ تو عارضی بات ہی کسی سبب خاص سے
او نہین دو قسم کے مواضع مین سے ہو جاتے ہین یعنی قسم زمینداری سے یا مقدمی سے + اصل صورت او
صیغے مواضع خراجی کے بہی دو ہین زمینداری اور مقدمی + اب معلوم کرنا چاہیے کہ مطابق
آئین ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء اور آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ء سرکار نے جو بندوبست مواضع خراجی کا کیا ہی انہین دو
طرح پر بندوبست ہوا ہی ایک زمینداری اور دوسرا مقدمی بسوہ داری + زمینداری یہہ ہے
کہ جس موضع مین ایک ہی فرقہ مالک نکاسی موضع کا اور ذمہ دار خراج سرکار کا ہی + خراج سرکار
کے سوا منجملہ نکاسی کے جو نفع بچتا ہی سب اوسی فرقہ کے آپسمین تقسیم ہو جاتا ہی مثلاً ایک موضع
کی نکاسی سو روپیہ اور سرکار نے چالیس روپیہ سیکڑے کے حساب سے نفع چہوڑکر ساٹھ روپیہ جمع
تجویز کی تو چالیس روپیہ نفع کا مالک یہی فرقہ مین بحصہ رسد بٹ جاویگا مقدمی بسوہ داری یہہ
ہی کہ جس مین فرقہ مالکان اراضی کے سوا کوئی دوسرا شخص بہی اوس نفع مین شریک رہا
جیسے تعلقدار اور راجہ لوگ مثلاً منجملہ سو روپیہ نکاسی کے بعد منہائی ساٹھ روپیہ مال گذاری
سرکار کی جو چالیس روپیہ نفع تہا اوسمین بیس روپیہ واسطے فرقہ مالکون کے چہوڑا اور بیس روپیہ واسطے
تعلقدار کے قرار دیا فقط دفعات چار اور دس قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء سے فرق اصطلاح کیے
دونون صیغہ موضع کا معلوم ہو جاتا + بندوبست مقدمی بسوہ داری مین اصل مالکون کا نام
لکہا مقدم بسوہ دار اور اونکی ملکیت کا نام مقدمی بسوہ داری رکہا اور تعلقدار کو جو حق
منافع مین ٹہرایا اوسکا نام حق تعلقہ داری مالکانہ رکہا + بندوبست مقدمی بسوہ داری
مواضع کا بہی دو طرح پر ہوا ہے + ایک تو یہہ کہ سرکار نے بندوبست موضع کا اصل مالکون اور
قابضون کے ساتہہ کر دیا اور مال گذاری سرکار اور تعلقدار کا مالکانہ جو قرار پایا وسکا ایک اقرار نامہ

اون مالکون سے لکہالیا کہ وہ لوگ یہہ سب روپیہ اپنے صدر مالگذار یعنی تعلقہ دار کو دیا کرینگے
اور بندوبست انتظام اراضی اور چلن اور راہ ورسم اسکی بہی اونسی دریافت کرکے لکہائی ہے اور
دوسرا اقرارنامہ اور درخواست تعلقہ دار اور مالگذار صدر سے بہی لکہالیا کہ زر مالگذاری سرکار اصل
مالکون سے معہ اپنے مالکانہ کے وصول کرکے سرکار کا روپیہ سرکار مین پہنچا دیگا اور اپنا مالکانہ آپ لے لیگا
اسکی تدبیر بہی اوسکو بتلائی اور لکہائی کہ جب اصل مالک سے روپیہ ملیگا تو وہ اسطرح وصول کرے چنانچہ وہ
صدر مالگذار اپنا مالکانہ تو آپ لیتا ہی اور سرکار کی مالگذاری سرکار مین پہونچا دیتا ہی اور انتظام
اراضی اور اوسکے اسباب کی بابت یہان تک مین اوسکو کچہہ دخل نہین ہی + ایسے بندوبست کو
بندوبست مفصل کہتے ہین اور تعلقہ دار کو مالگذار صدر جیسا کہ اس ضلع مین سات اٹھہ موضع کا
بندوبست اسطرح سے ہوا ہی + دوسری صورت یہہ ہی کہ سرکار نے مالکان اور متصلان
اراضی کے ساتہہ بندوبست خراج سرکار کا کیا اور اوسپر حق مالکانہ تعلقہ دار بہی بڑہا کر اونسے
ایک اقرارنامہ لے لیا کہ یہہ سب روپیہ یعنی مالگذاری اور مالکانہ خود وہ لوگ سرکار مین پہنچا
دیا کرینگے سرکار سے مالکانہ تعلقہ دار کا تعلقہ دار کو دیا جایگا اور مالگذاری سرکار کی سیاہہ مین لگیگی
چنانچہ اسطرحکا بندوبست تمام راجہ اور تعلقہ دارونکے دیہات کا اکثر ہوا ہی پس ان دونو
تفصیلون بندوبست مین جو لفظ زمینداری کا آتا ہی وہ یعنی ملکیت خاص کے ہے وہ اب
تک اہل دیہات اور اہل دفتر مین بدستور بولا اور لکہا جاتا ہی سرکار کے دفتر مین
ایک اور جگہہ بہی لفظ زمینداری کا اب مستعمل ہوا ہی یعنی رسم و چلن موضع مین
باعتبار اسکے کہ اراضی موضع کی باہم شرکون کے بٹتی ہی یا نہین بٹتی ہی + سرکار نے
یہہ نام اس چلن کے اب مقرر کیے ہین بغیر بٹی ہوئی اراضی کے موضع کا نام موضع
زمینداری اور بٹی ہوئی اراضی کے موضع کا نام پٹیداری یا بہیا چارہ یہہ بٹی

بہر قسم پتیداری مین دو تفصیلین ہین ایک پتیداری کامل جسمین سب اراضی باہم بٹی ہی
دوسری پتی داری ناقص جسمین کچھہ بٹی ہو اور کچھہ شامل ہو پس ان تفصیلون مین جو لفظ
زمینداری کا ہی وہ نام رسم وچلن کا ہی اہل دیہات ابتک اپنے چلن اور طریق موضع کو
ان الفاظ کے ساتھہ مستعمل نہین کرتے ہین بلکہ ابتک وہ یون کہتے ہین کہ ہمارا موضع بٹا ہے
یا نہین بٹا ہی یا کچھہ بٹا ہی اور کچھہ شامل ہے مگر غالب ہے کہ آیندہ وہ بھی بولنے لگین گے
اہل دفتر سرکار کے البتہ چلن موضع کا جب باہم بیان کرتے ہین تو کہتے ہین کہ یہہ موضع
زمینداری ہی یا پتیداری کامل ہے یا پتیداری ناقص ہے + تعریف ان تینون تفصیلونکی
یعنی زمینداری اور پتیداری کامل اور پتیداری ناقص کی دفعہ ۸۷ سے لغایت ۹۸
فصل پنجم کتاب ہدایت نامہ بندوبست مطبوعہ محکومہ جناب شوکت مآب نواب لفٹننٹ گورنر
بہادر دام رفعتہم مین لکھی ہی + خلاصہ کلام کا یہہ ہی کہ رسم وچلن موضع کے بالفعل یہہ تین
نام قرار پائے ہین اب لکہا جاتا ہی کہ ہر ایک مین کیا کیا چلن آپسمین ہوتے ہین چنانچہ چلن
تینون طرح کے مواضع کے لکھے جاتے ہین فصل دوم زمینداری کے
چلن مین + سب سے صاف طریق یہہ ہی کہ ایک گانون کا ایک مالک ہو وہ
موضع کی آمدنی سے مالگزاری سرکاری اور خرچ گانون کا کری باقی جو بچے وہ اسکا
منافع ہے + ۲ موضع مین ایک سے زیادہ دو تین مالک ہین اور کچھہ
اراضی سیر انکی یعنی خاص جوت گانون مین نہین ہی اور حصجات اون کے
معین ہین کہین بحساب بسوات اور کہین ازروی آنہ اور کہین بتعداد آنک
اور کچھہ اراضی موضع کی آپس مین تقسیم نہین ہی آسامیون سے ازروی قرارداد
باہم یکجائی تحصیل بمعرفت نمبردار کی ہوتی ہے سرکار کا روپیہ اور گانون کا

خرچ دیگر جو منافع باقی رہتا ہے اپنے اپنے حصجات کے موافق بانٹ لیتے ہیں اور جو نقصان ہوتا ہی مطابق اپنے حصہ کے دیتے ہیں اور سات آپس کا جتنہ کے مہینے میں کر لیتے ہیں

حسب تفصیل ذیل

باقی انتفاع زمیندار ان	خرچ گانون	مالگذاری	کل	غلہ بٹائی کی قیمت	نکاسی نقدی	نام موضع
امار	مار	لمار	لما	ما	الـــــ	اورنگ آباد

تفصیل بانٹ منافع کی از روی حصجات

میزان کل	گنگا سنگھ	سبحان سنگھ	جی سنگھ	کندن سنگھ	امان سنگھ
۲۰ بسوہ	۴ بسوہ	۷ بسوہ	۱۰ بسوہ	۲ بسوہ	۵ بسوہ
امار	لعہ	ماللعہ	سـعہ	للعہ	مار

واضح ہو کہ تعین حصجات کا اضلاع پورب مین اکثر بحساب آنہ کے ہے اور اضلاع پچھم اور روہیلکھنڈ مین اکثر از روی بسوات اور یہہ دونون طرح کے گانون اکثر علاقہ دارون کے یا مالکان جدید مثل بوہرہ وغیرہ خریدارون کے ہوتے ہین سو ایک موضع کے چند مالک ہون اور اونکے خاص جوت یعنی سیر بہے گانو نہین ہو تہین دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ سیر کا لگان پہلے سے قسط بقسط تحصیل ہوتا ہی حسب اسامیوار کا لگان واسطے ادای مالگزاری اور خرچ گانون کے کافی نہین ہوتا ہے اس صورت مین لگان اسامیوار اور لگان سیر ونکا معرفت نمبردار تحصیل ہو کر بعد ادای مالگزاری اور خرچ گانون کے آخر سال فصلی مین نفع نقصان مطابق حصون کے سمجھ لیتے ہین حساب اوس کا مطابق تفصیل ذیل کے نسبت ہوتا ہی

حساب جمع واصل باقی موضع اورنگ آباد کنورہ بابت ۱۲۵۵ فصلی

نام	اراضی	لگان	وصول	باقی
جہانسنگھ نمبردار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
امانسنگھ پتیدار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
بلاونسنگھ پتیدار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نیزان سیر مالکان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لگان اسامیان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+
سوای سنگھارہ وغیرہ مچھلی	×	[illegible]	[illegible]	+
نیزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جمع سرکاری معہ سڑک	خرچ گانون	نیز کل	منافع
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

طلبانہ ہرکارہ خیرات
ہولی دوالی
پوجا خوراک

جہانسنگھ امانسنگھ
بلاونسنگھ

دوسری صورت یہہ ہی کہ زرلگان سیر پہلے سے وصول نہین کیا جاتا ہے جب لگان اسامیوار واسطے ادای مالگذاری کافی ہوتا ہی آخر سال ہر وقت فہمید نفع نقصان مالکون کا حساب بین محسوب ہوجاتا ہے جس مالک کے پاس حصہ سے زیادہ لگان ہی وہ دیا دیتا ہے

دیتا ہے اور جسکے پاس کم ہے اوسکو اور ملتا ہی مثلاً عمر مالک پانچوین حصہ کا یعنی ۴ بسوہ کا ہے اور گانون کا نفع تعداد سو روپیہ کے ہوا اور اوس کے پاس سیر مبلغ ۵۰ روپیہ کے ہے تو وہ ۳۰ روپیہ واپس کردیگا مثال کے واسطے حساب اسطرح کے ایک گانون کا لکھا جاتا ہے

نام موضع	حصہ دار	تعداد حصہ	تعداد بیگہ	لگان	تعداد اراضی	لگان اسامیان	کل لگان مالکان	جمع سرکاری	نفع
فتحپور کرمہ	رام بخش نمبردار	۲ بسوانسہ ۵ بچوانسہ	[illegible]	[illegible]					
	سری کشن	۱ بسوہ	[illegible]	[illegible]					
	بھوانی سنگھ	۲ بسوہ ۲ بسوانسہ ۵ بچوانسہ	[illegible]	[illegible]					
	لالمن	۵ بسوہ ۲ بسوانسہ	[illegible]	[illegible]					
		۲۰ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ماہ جیٹھ مین جب حساب فیصل ہوتا ہی تب منافع تفریق ہوتا ہی اور سرکار لگان
مطابق حصہ کے بموجب حساب ذیل کے محسوب ہوتا ہی +

نام مالک	منافع بموجب حصہ	سنہائی بابتہ لگان سیر	باقی	فاضل لائق واپسی
رام بخش	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]
ہری کشن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
بہوانی سنگہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
لالمن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×

ان حسابون کو جو آخر سال پر واسطے سمجہنے حساب نفع و نقصان کے آپس مین ہوتے ہین سمجہوتہ کہتے ہین اور جب کوئی حصہ دار حساب سمجہنے کا دعوی کرتا ہی تو فہرست اعمال تہواری کو واسطے دخل کرنے حساب سمجہوتہ کے حکم دیتے ہین اور جب وہ حساب داخل کرتا ہی تو خواستگار کو حساب کی فرد دلا دیتے ہین پس مطابق اوسکے منافع کے اگر حصہ دار اپنے نمبردار سے بقدر اپنے حصہ کے نہین پاتا ہی تو دیوانی مین نالش کرتا ہی مگر اسطرح کی نالشین بہت کم ہوتی ہین بسبب اسکے کہ آپس ہی مین رفع تنازع ہو جاتا ہے شاید اس ضلع مین بعضے تپے یا پرگنے ایسے ایک دو ہوتی ہون گی اور اسطرح کی نالشین کم ہونیکا ایک یہہ بہی سبب ہے کہ اس ضلع مین مجملی موضع کم ہین یعنی اکثر اراضی بٹی ہوئی ہی ۴۳ واضح ہو کہ طریق تحصیل لگان سرکار کہ پہلے سے تحصیل ہوتا جائیگا یا نہین یہہ حساب تمسک ملتوی رہیگا کہ جو سرنہ وقت بندوبست کے اقرارنامہ کی کسی دفعہ مین لکہا گیا ہی جہان پہلے سے تحصیل ہوگا یہہ شرط لکہی ہے مالکون کی طرف سے کہ مالگذاری سرکار کی تحصیل اسامیوار اور تحصیل لگان سیر آپ ادا کر

آخر سال حساب نفع ونقصان کا سمجھہ لینگے + اور جہان حساب تک ملتوی رہیگا یون شرط لکھی
ہی کہ تحصیل آسامیوار سے مالگذاری سرکاری ادا کرینگے آخر سال بروقت فہمید حساب نفع ونقصان
لگان سیرونکا حساب بین آجائیگا ۵ لگان سیر کا دو طرح حساب مین آتا ہی پہلے بشرح
آسامیوار یعنی کہیت کا لگان مطابق لیاقت کہیت کے ہر ایک کی اراضی پر بندہ جاتا ہی
تو کہیت وار لگان سے جوت مالک مین کچھہ کمی نہین ہوتی اس حالتمین وہ مالک باعتبار
جوت کے گویا کہ کاشتکار غیر مالک ہی ۶ دوسرے بشرح آسامیوار سے کچھہ کم یہہ کمی
مختلف ہوتی ہے مطابق حال اور رواج گانون کے بعضی جگہہ کم ہی آسامی نی بقدر ار
اور کہین کچھہ اور کم ۸ تک فی روپیہ بتعداد کمی کی مالک باہم سمجھتے اور جانتے ہین
اکثر یہہ بات ہی کہ جب مالگذارونکو ادنا نکاسی مین ملے اور آدہا سرکار کو دیا جائے
تو وہ لوگ سمجھتے ہین کہ یہہ بہت بہتر ہوا اسی سبب اگر سیر کی زمین مین آدہا
لگان ہو تو سیردار بہت اچہا سمجھتا ہی ۷ یہہ رعایت کمی کی صرف اوسی
اراضی مین ہوتی ہے جو کہ بنام بہادستہ ہمیشہ سے چلی آتی ہے اور جو اراضی اوسکے
سوائے مالک جوت کرے لگان بشرح آسامی دیتا ہی + اکثر ایسی مین بابت لگان
ایسی اراضی سے جو مالک سیر مقرری سے زیادہ جوتے تکرار ہوا کرتی ہے مثلاً کوئی
کہیت کسی آسامی نے چھوڑ دیا یا نیا تردد ہوا اور وہ منجملہ مالکان کے کسی ایک مالک نے جوت لیا
تو وہ چاہیگا کہ مین اس کہیت کا لگان بھی کمی سے بحساب سیر کے دون کیونکہ اوسی
قسم کی اراضی اوسکے پاس بترم رتبہ سے موجود ہی اور رواج رتبہ اوس اراضی کا
جوت مالکان سے کمی سے چلا آتا ہی تو اوسکو اوس قسم کی تہوڑی اراضی کا نالگا
بہی بطور آسامی دینا بہت سخت معلوم ہوگا تو اوسکے بچاؤ کے واسطے دو طرح

کے عذر و تدبیر کریگا کہ کسیطرح سے یہہ اراضی بہی داخل سیری سیر مین ہوجاوے اور لگان کم رہے اکثر یہہ عذر بہائیونمین باہم چلتا ہی گا نو نمین بر سر کہیت جلد طے ہوجاتا ہی ۸ حقیقت مین اراضی کے قضئے بر سر اراضی خوب طے ہوتے مین جب کوئی نزاع بابت اراضی یا اوسکے لگان کے پیش ہوتا ہی مثلاً جب کوئی کہے کہ مینے فلان کہیت نہین جوتا ہے یا یہہ کہے کہ یہہ کہیت اسقدر لگان کی لیاقت نہین رکہتا ہے یا اس مین فلان نقص ہی تو یہہ بات کہیت پر آنیمین فی الفور رفع ہوجاتی ہی اور اصل حال کہل جاتا ہی ایسی تکرارون کے سہل طریق سے فیصل کرنے مین دیہات کے لوگ وقت گفتگو تکرارون کے ہمیشہ یہہ بات کہا کرتے ہین کہ کہیت تو نہین بہاگ جاویگا یعنی کوئی بات جسمین طرفثانی تکرار و عذر بیجا کرتا ہی ایسی ثابت ہوجاویگی کہ گویا کہیت خود بولیگا کہ میرا یہہ حال ہے اور سچ ہے تجربہ سے ایسا معلوم ہوا کہ ہزارون طرح سے اصل بات کہل جاتی ہے اگرچہ سب وجوہات اوس اصل حال کہل جانے کی تحریر اور تقریر مین نہ آسکین لیکن کسیطرحکا شبہہ اکثر نہین رہتا ہی اس مثل کے مقابل فارسی مین مثل ہی یعنی قضیۂ زمین بر سر زمین اسکے معنی یہہ ہین کہ تکرار زمین کی زمین کے اوپر اچہی طرح فیصل ہوتی ہی ۹ اور دیہات زمینداریمین دستور تحصیل بانت کے بہی ہین تاکہ تکرار واقع نہو ایک یہہ ہی کہ ہر ایک حصہ دار حصہ بقدر رسی کے موافق لگان اپنے حصہ کا آسامی سے وصول کرتا ہے اور اپنے حصہ کے مالگذاری کے مطابق نمبردار کے واسطے داخل کرنے سرکار کے دیتا ہی اوسکو بہری بانت کہتے ہین بہری حصہ کا اور بانت کے معنی ظاہر مین خلاصہ یہہ ہے کہ اپنے حصہ کے موافق تکاسی تحصیل کرلے اور اپنے حصہ کے

موافق مالگذاری دے یہہ دستور اکثر اون دیہات مین ہوتا ہی جب ملک کم
ہوتے ہین مثلاً قصبہ بہونگام خاص مین یا موضع بچواہ پرگنہ مصطفے آباد مین ایسے
موضع مین وقت ترتیب کہیوٹ اول کہین فرد تفریق زر روبہ مالگذاری کی کہین
تفریق حصہ مالگذاری کی کہ ایک شخص آدہا دوسرا اور تیسرا چہارم چہارم دینگے
لکہی جاتی ہی اور جو شرط تحصیل نکاسیکے اسامیون سے مطابق اپنے اپنے حصہ انکے کے
وہ بہی لکہا دیتے ہین اور اسطرح کی صورت مین تکرار حساب کی آخر کو ہوگی اور نقصان
ہوتی فراری یا قیداری اسامی سب کے ذمہ ہوتا ہی اسجگہہ ایک نمونہ فرد
تفریق جمع کا بابت موضع بچواہ کے لکہا جاتا ہے +
بہرہی دار کہیوٹ موضع بچواہ پرگنہ مصطفے آباد ضلع مین پوری بابتہ سنہ ۱۲۵۲ فصلی

اسامی	جمع	نومبر	دسمبر	فروری	مئی	جون
چین سکہ	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
سیتارام	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
منہول	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
منارام	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
بنواری	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
ہرناتہہ	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
بہرگجیت	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
سبجیت	ما عا	معہ ۱۴/	جہ ۸/	عہ ۱۰/	جہ ۸/	جہ ۸/
میزان	ما سا عے	سا لے	اما اللعہ	ما جہ	اما اللعہ	اما اللعہ

۱۰ جہین مالک لوگ مطابق اپنے حصہ کے نکاسی ہر ایک اسامی سے تو نہین لیتے ہین
بلکہ کچھہ کچھہ اسامیان یا لگان اسامیان مقرری جسکا کہیت اور لگان کبھی نہین بدلتا ہی واسطے
تحصیل کے ایک ایک حصہ دار کے متعلق ہوتے ہین وہ حصہ دار اپنی اپنی اسامیان مقرری
سے نکاسی تحصیل کرکے اپنے اپنے حصہ کی مالگزاری اداکرتا ہی اور اپنی اپنی اسامی
سے ہی بوہرگت کرتا ہی یا اپنی معرفت کرادیتا ہی اور اوسکے بناو بگاڑ کی خبرگیری
کرتا ہی + سواے اسامیان مقرری کے جو کوئی اسامی متفرق غیر مقرر سے یا
کوئی رقم سواے کی گانون مین ہو اوسکو تحصیل یکجائی کرکے صرف اوسی کا
حاصل کناب اپسمین سمجھہ لیتے ہین اس صورت مین سواے اس فایدہ کے کہ تحصیل مین
تکرار نہو ایک یہہ فایدہ بہی ہے کہ وہ حصہ دار اپنی اپنی اسامیکے بناو بگاڑ کی خبرگیری
کرسکتا ہی اور حکومت بہی ہر ایک کی ہر اسامیکے ذمہ گانونمین نہین رہتی ہی کسواسطے کہ
اصل مدار قایم رہنے اسامی کا گانونمین اور درست رہنے اوسکے حال کا یہہ دو باتین ہین
ایک تو درستی اوسکے معاملہ بوہرگت کی اور دوسرے حفاظت اوسکی حکومت جداگانہ ہر ایک مالک سے اور
یہہ دونون بدون اعانت اوسکے مالک کے اچہی طرح نہین ہوسکتی ہین اس طریق کو
اسامی بانت کہتے ہین ایسے موضع مین بوقت ترتیب کہیوٹ اول تفصیل اسامیونکی
جو جسکی متعلق ہوتی ہے مع تفریق مالگذاری لکھی جاتی ہی مگر اس صورت مین نقصان کوئی
فراری یا قیداری اسامی اوسی مالک کے ذمہ ہوتا ہے جسکی اسامی ہے مثال کے واسطے

نمونہ کہیوٹ موضع بنارہ پرگنہ مصطفی آباد لکہا جاتا ہی   فرد کہیوٹ موضع بنارہ پرگنہ
مصطفی آباد بابت سنہ ۱۲۶۳ فصلی   مسمیان چندی سنگھہ اور بھوجراج اور ہریل نمبرداران
اور مالکان پتواری حاضر آئی اور بیان کیا کہ اراضی گانون کی کچھہ تقسیم نہین ہی مگر پانچ

چھہ برس سے پیرل نے بابت دو بسوہ کے تحصیل بابت لی ہی جسکا [illegible] بابت مالگذاری اپنے حصہ کے علیحدہ سرکار مین داخل کرتا ہی بعضی اسامی کا لگان بالکل اوسکے نیچے ہے اور بعضی شامل ہین اور جو اراضی بنجر ہی وہ اگر زیر دہ ہووے تو اوسمین بہی بقدر اپنے بسوہ کے تحصیل کرے جو اسامی بالفعل بستی ہین اوسمین کمی و بیشی ہو جاوے تو آپسمین سمجہہ لیوین کل نکاسی بقدر دسوین حصہ کے ہر سال تحصیل کرنا چاہئے اب جو تحصیل اوسکے نیچے ہی بابت لگان اسامیان شاملات اور اسامیان علیحدہ کی مین مفصل لکہائے دیتا ہون +

نام موضع	نام اسامی	اراضی جریبی	لگان	بقایا تحصیل جیٹھ و بھادون	تحصیل پیرل	میزان مندرجہ جمعبندی
بنارہ	سمیر سہا ٹھاکر	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible]	×	[illegible]	×
	جیت سہا ٹھاکر	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible]	×	[illegible]	×
	مردان کھنی ٹھاکر	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	خوشحالی امیر					
	خیر ٹھاکر بابت آنک					
	ماندھاتا و بھیکا چھی	[illegible] ۱۳ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	ناجیت کاچھی	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	ہیم گر گسائین	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	مردان سنگہ ٹھاکر	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
	میزان	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×

نام موضع	نام اسامی	اراضی جریبی	لگان	منہائی بابت تحصیل چندہ و بہوجرائج	تحصیل سیر بل	اراضی مندرجہ جمعبندی سنہ ۱۲۵۲ فصلی
نگلہ میرما	منی کاچھی دینا اہیر	سے بیگھہ ۱۹ بسوہ	معہ ۰۹	×	معہ ۰۹	×
نگلہ بہوچپور	اسا سیوار	عسہ بیگہ ۱۹ بسوہ	ما ۶	صہ ۶	ہ للعہ	×
نگلہ رسر سور	سیر میر بل	للعہ بیگہ ۶ بسوہ	سہ	×	سہ	×
نگلہ نندسور	نجتا لودہ	صہ بیگہ ا بسوہ	للعہ	×	للعہ	×
	جواہر لودہ	عسہ بیگہ ۵ بسوہ	صہ	×	صہ	×
	دلا گدریہ	للعہ بیگہ ۱۵ بسوہ	سہ ۵	×	للعہ ۵	
	دکا لودہ					
	گنگا لونیرہ	سے بیگھہ ۱۹ بسوہ	عہ ۱۵	×	عہ ۱۵	×
	لالجی ٹھاکر	بیگہ ا بسوہ	عہ	×	عہ	×
ایضاً	موہنا لونیرہ	بیگہ ۸ بسوہ	عصا ۱	×	عصا ۱	×
	ہرجوا چمار	للعہ بیگہ ۶ بسوہ	عسہ ۱۳	×	عسہ ۱۳	×
	نجتا و نجتا لودہ	بیگہ بان ا بسوہ	عہ	×	عہ	×
	نجتا و سکدا لودہ	بیگہ ۱۴ بسوہ	۵	×	۵	×
	جواہر نجتا لودہ	بیگہ ۲ بسوہ	۵	۴	۴	×
	کیسری و جلہر لودہ	صہ بیگہ ۸ بسوہ	لعہ	سے ۳	سے ا	×
	میزان	ما صہ عسہ بیگہ ۴ بسوہ	سا عہ	سہ ۹	سا للعہ ۱۳	×
میزان کل		عا صہ بیگہ ۱۹ بسوہ	سا للعہ ۶	ما صہ ۱۳	سا لعہ ۵	×

سوال اگر آنک ہتا میون کے اسی طرح قایم نرہین تو تحصیل کسطرح ہووے. جواب یہہ ہتا سیان سوروپی ہین انکے آنک تو مٹتے نہین ہین اگر کوی اتفاق سے توٹ جاوے اور کمی بیشی آنک مین ہوویگا تو پہر آتے نہین سمجہے لیوین پہر صورت تحصیل دو بسوہ کی ذمہ میرپل کے جانیئے اور مالیعیسگہ بنجر جدید جو بالفعل گانو نہین ہے جب جوت ہوئے تو بقدر دو بسوہ کے میرپل تحصیل کرے اور چیندن اور بہوجراج شامل تحصیل کرتے ہین او مالگذاری بہی شامل ادا کرتے ہین بعد تحصیل نفع و نقصان آخر سال پر سمجہہ لیتے ہین اور نیم سنگہ بہائی چیندن اوسکے شامل ہے اور ننیا برادر زادہ بہوجراج کا اوسکے شامل ہے اور چین بہائی میرپل کا میرپل مین شامل ہی اور تفریق مالگذاری کی واسطے داخل کرنے سرکار کے اسطرح سے ہے *

۱۹ بسوہ

نام نمبردار	نام حصہ دار	تعداد بسوہ	جمع
جیندن نمبردار پنجم	جیندن پنجم سنگہ برادران	١٠ بسوہ	
بہوجراج	بہوجراج ومنیا برادرزادہ	٨ بسوہ	
		١٨ بسوہ	[illegible]
	مال ترک		
	[illegible] [illegible]		
میرل	میرل وچاین سکہہ برادران	٢ بسوہ	[illegible]
	مال ترک		
	[illegible] [illegible]		
	بہوج [illegible]		
	مال ترک		
	[illegible] [illegible]		

اور تینوں نمبرداران کہ حاضر نہیے اسپر دستخط کئے اور تصدیق کیا

١١ کسی موضع مین یهه طریق هے که مالک لوگ هر ایک سال کے شروع مین تفریق
اسامیون کی واسطے رفع تکرار تحصیل اوسی سال کے آپسمین کرلیا کرتے هین + اس
مین نقصان نوتی فراری یا فیداری کا ذمه هر ایک کے هوتا هے اسکو پتیه بانٹ
کہتے هین ١٢ یهه تینون صورتین نمبر ٩ سے نمبر ١١ تک مانع تقسیم اراضی کی نهین
هین همیشه ایسی صورت کے گانون مین اراضی بانٹی جاتی هی اور بروقت
خواستگاری ایک شریک کے واسطے بانٹنے اراضی کے کوئی یهه عذر نهین کرتا هی
که هماری گانو مین بهیری بانٹ یا اسامی بانٹ یا پتیه بانٹ هے هم اراضی
نهین بانٹینگے اور یهه بهی واضح هو که یهه تینون انتظام اکثر بهت مدت تک
نهین چلتے هین سبب اونکے مدت تک نچلنے کا ظاهر هے یعنی ایک تو قایم نرهنا
سب اسامیونکا ایک حال پر بهت سال تک دوسرے تکرار باهم مالکان جو دیهات
وقت بندوبست آئین نهم ١٨٣٣ع اسطرح کے پائے گئے اب بعض اسطرح کے
نهین هین اونکی صورت بدل گئی ١٣ بعض مواضع مین تعداد حصجات ازروے بسوه
یا آنه مفقود هو گئی هے صرف میرین تعداد مختلف سے جوت کرتے هین اور مالک کچهه
نهین جانتے کہ گانون مین همارا حصه کون حساب سے کس قدر هی اوسی اراضی کو اپنا
حصه جانتے هین پہلے اسامیون سے وصول لگان کرتے هین اگر لگان اسامیوار لایق
مالگذاری سرکار اور گانون خرچ کے نهین هین تو کمی کو بحساب شرح سیر دیتے هین
اور جو تحصیل اسامیوار مالگذاری سرکار اور خرچ سے زیاده هو تو آپسمین بانٹ لیتے هین
اوسی حساب سیر کے گویا ایسے مواضع مین اراضی جوت اونکی اندازه حقیت هی اور وجه
نهونے تفریق تعداد حقیت ازروی آنه یا بسوه وغیره شاید یهه هی که یهه

رواج وقت شروع عدالت انگریزی سے بہت جاری ہوا ایسی تفصیل ایام سلف مین کم تہی اس سبب سے پچہلے کاغذات اور دستاویزات بابت تفریق حصہ داری اور انقلابات حصہ دارونکے اب تک کمتر دیکہی گئی + پس ایسی صورت مین پہیلاوت کمی اور زیادتی مذکورہ کی اراضی سیر پردو طرح سے ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ بعض جگہہ صرف تعداد لگان اراضی پر لگائی جاتی ہے مثلاً موضع اکبرپور اسطرحکی صورت پر ہی کہ جمع اوسکی مبلغ عہ اور نکاسی ۱۰۰ اسیوا ۱۰۰ سوا سیر دونکے اما تو مبلغ سو روپیہ کمی سعہ مبلغ صہ خرچ کل ماصہ نکالنا چاہیئے سیر دونسے اور سیرین اسطرحسے ہین +

بہوانی سنگہ	عہ گہ	عہ	
کمل سنگہ	سہ گہ	سہ	[illegible]
اکبر سنگہ	صہ گہ	سہ	

اب جو مبلغ ماصہ چاہیئین واسطے پورا کرنے مالگذاری اور خرچ گانون کے اوسکو اسطرح پہیلا دینگے +

لگان شرح دن پر

ماصہ

بہوانی سنگہ	کمل سنگہ	اکبر سنگہ
سعہ	للعہ	لہ لہ
۱۰	۱۲	۱۰

اور اگر لگان سیر پر پھیلانا مقرر نہین ہے تو اسطرح سے لینگے

تعداد اراضی پر

ماصہ

اکبر سنگھ	کمل سنگھ	بھوانی سنگھ
صعہ	للعہ	سہ

یعنی بھوانی سنگھ کی سیر منجملہ دس حصہ کل سیر کی دو حصہ ہے وہ منجملہ دس حصہ ماصہ کے دیگا دو حصہ اسی حساب سے کمل سنگھ دیگا تین حصہ اور اکبر سنگھ پانچ حصہ

۱۴ بعض مواضع مین کل اراضی گانون کی مالک جوت کر لیتے ہین اور کوئی اسامی نہین ہے اوسمین بھی دو صورتین ہین بعض جگہہ ایک ریت قسم وار مطابق لیاقت اراضی اور پیداوار کے ہوتی ہے +

مثلاً

بار	منجھار	گوئندہ
فی بیگہہ روپیہ	فی بیگہہ روپیہ	فی بیگہہ روپیہ
عہ	عہ	ھصما

یا اوقسام اراضی کے جو گانون مین ہون یہہ ریت ہر ایک حصہ دار کی اراضی جوت پر لگا دینے سے جمعبندی پائی جائیگی تو جمعبندی ہر ایک مالک کی کاشت سے ز رشماع یعنی تفاوت مابین جمعبندی اور مالگذاری معہ خرچ کے جو ہی مطابق رسد اوسکی اراضی کے منہا کرکے بعد رسد مالگذاری معہ خرچ کے ہر ایک سے لینگے مثلاً موضع اکبر پور کی جمعبندی مطابق ریت قسم وار کے ماعہ اور مالگذاری ہے مبلغ لعہ اور خرچ جائے عہ کل یا مالکون کو دینا چاہیے تو حساب اسطرح سے کرینگے +

نام حصہ دار	جمعبندی اراضی سیر	منہائی	واجب الوصول
اکبر سنگہ	عـــہ	للعہ/	عـــہ
گنگا سنگہ	ســہ	ســے/	للعـــہ
بہوانی سنگہ	مـعـــہ	ـہ/	عـــہ
درگا سنگہ	مـعـــہ	ـلے/	ععـــہ
رام سنگہ	عـــہ	عـصا	ســلے/
بہگوان سنگہ	ـہ/	عـہ/	للعہ/
امان سنگہ	مـعـــہ	ـلے ۹/	للعـــہ ۶/ ۵
بہادر سنگہ	عـصا	۶/ ۵	وعـہ/
میزان	ما عـــہ	مـعـــہ	مار

یہہ حساب سالانہ بنایا جاتا ہے آپس میں سمجہنے کے واسطے اور جہان تغیر و تبدیل جوت کی ہوتی ہے اوس سے تعداد جمعبندی ہر ایک کی بدل جائیگی اور تفاوت تعداد نفع مین کل پر ہوجائیگا لیکن ریت قسم وار مطابق رہیگی اور طریقہ حساب کرنیکا یہی رہیگا جیسے ہر ایک کو بقدر اوسکی اراضی کی جمعبندی کے نفع نقصان ہوتا ہے دستور دام بیگہہ کا ہے یعنی ہر ایک بیگہہ کے دام بندہ جاتے ہین واضح ہو کہ حساب سالانہ بنانے کی ضرورت درصورت منقلب ہونے حال تعداد جوت سالانہ کے ہوگی اور جو جوت بدستور رہی تو ایک مرتبہ مرتب ہوجانا کافی ہے اور پہر تعداد منہائی کو چہوڑکر ہر ایک کی اراضی کی جمع واجب الوصول کاغذ مین لکہی پڑہی جائیگی

۱۵ بعض دیہات مین جہان سب اراضی ایک قسم اور برابر پیداوار کی ہی جمعبندی اراضی جوت مالک کی نہین بنائی جاتی ہی وہان سہل حساب مطابق تعداد بگھون جوت کے ہوجاتا ہے مثلاً موضع اکبرپور کی جمع اور گانون خرچ کہ مبلغ سو روپیہ ہے کل ۱۲ بگھہ اراضی جوت پر جو لگایا جاوے تو فی بگھہ آتھہ آنہ ہوا بس مالک اپنی اپنی اراضی کے مطابق اسطرح سے دینگے

نام حصہ دار	تعداد اراضی جوت	دہار و جمع حصہ
رام سنگھہ	للعہ بگھہ	عہ
دولت سنگھہ	۱۲ بگھہ	صہ
دلیپ سنگھہ	سہ بگھہ	سہ
	۱۲ بگھہ	۱۲

یہہ دستور **ڈہار** کا ہے یعنی جمع کو اپنی اراضی پر دبارہ کر لیتے ہین

۱۶ اور طرح کے چلن بہی دیہات زمینداری مین ہین مگر وہ ان اضلاع مین مشہور نہین ہین مثلاً چلن وارنگہری کی یہہ مطابق اوسکے ہے جو دفعہ چودہوین مین ہمنے ذکر کیا ہی سواے اس بات کے کہ اسمین ریت باندہی جاتی ہی قسم پیداوار پر عوض اراضی کی اور اوسکو عمل موجودات کہتے ہین ۱۷ ایک اور دستور ہی کہ وہ بہی یہان مشہور نہین ہے یعنی بلسری مطابق اوسکے ہی جسکا ذکر دفعہ پندرہوین مین ہوا ہی + سواے اس بات کے کہ تعداد بلون پر عوض بگھہ کے لیتے ہین یہہ چلن اوسجگہہ ہی جہان اراضی بہت سی ہی اور جوتنے والے کم اور یہہ دونو قسم کے عمل یعنی عمل موجودات اور بلسری اچھے عمل نہین ہین اکثر محنتی شخص کا حاصل دوسرے کو

جاتا ہے **فصل سیوم** پٹیداری مکمل کہ جسکو پٹیداری کامل اور خالص بہی
کہتے ہین یہہ ہی کہ گانونین ایک سی زیادہ دریا زیادہ پٹی ہین کہ کہیت ہر ایک کے
پٹی کے ہین اور جمع مالگذاری اوسکی علیحدہ علیحدہ ہی کہتونی نمبردار اور صاف
حال علیحدگی کا کاغذات بندوبست سرکار مین اور کاغذات پتوار مین سال بسال
معہ حرج گانونکے لکہا جاتا ہی اور کچہہ اراضی مزروعہ اسمین شامل نہین ہی اوسکو
پٹیداری مکمل خواہ بہیا چارہ کہتے ہین + چلن ہر ایک پٹی کا ایسا ہوگا جیسا ایک
گانونکا فی الحقیقت جہان پٹیات علیحدہ ہین ہر ایک پٹی مطابق علیحدہ گانونکے ہے اگر ایک
حصہ دار سے پوچہا جاے کہ تمہارا کیا حصہ ہی وہ جواب دیگا کہ ہماری پٹی اسقدر بسوہ کی ہے
یا اسقدر آنہ کی ہی اور یا وہ تعداد بسوہ اور آنہ کی کچہہ نہ بتلاویگا کہیگا کہ ہمارے پاس
اسقدر اراضی ہے ہر ایک کا چلن اوسیطرح مختلف بہی ہوسکتا ہی جیسا کہ
زمیندارین حال موضع کا مختلف ہوتا ہی **سوال** ایسے موضع مین رواج فیصلہ کیا ہوتا ہی
وقت گنگ شکست کے جب بہت سی اراضی یا کل اراضی ایک پٹی کی کٹ جاوی **جواب**
سیفے جہان کام کیا ہی وہان گنگ شکست نہین ہی اسکے سبب سے کہ سواے جمنا کے کوئی
کوئی دریا نہین جو اراضی کاٹے اور جمنا ہمیشہ ایک جگہہ رہتی ہے مگر جسنے اس امر
کو بعض اہلکارون سے جنکو اور ضلاع مین گنگ شکست کے محالات سے کام پڑتا رہا ہی
دریافت کیا تہا تبتک مجکو سب چلن اور دستور اوسکے وقت گنگ شکست اراضی ہونے
پٹیدارین معلوم نہین ہوئی ہین اور اوسکی تلاش مین ہون لیکن اسقدر البتہ معلوم ہوا
ہماری قرب جوار کے ضلاع مین وقت ترتیب فرد دستور دیہا گنگ شکست کے کچہہ توجہ
اور تفتیش کامل شتحریر رواج اور طریقہ باہم کے نہین ہوئی ہی اب بہی سنا چلن ایسے دیہات مین

صرف اسقدر معلوم ہوا ہی کہ اکثر ایسی اراضی کو جسمین احتمال گنگ شکست کا ہوتا ہی موضع پٹیدارین یا تو شرکا شامل رکھتے ہین یا ادسی جگہہ ہر شریک بقدر حصہ اراضی بانٹتے ہین تاکہ بروقت شکست و برآمد نفع و نقصان سب کا برابر ہو

فصل چہارم

غیر مکمل پٹیداری یا ناقص پٹیداری یہہ ہی جہان اراضی مزروعہ ہر ایک پٹی کی جگہہ بٹی ہوئی اور کچھہ شامل ہو جسقدر اراضی بٹی ہوئی ہر ایک شریک کے قبضہ مین ہے اوسکا حال بدستور ویسا ہی ہوگا جیسا پٹیداری مکمل کے پٹی کا اوپر ذکر ہوا اب صرف بیان کرنا چاہئے حالات اور طریق وصلین اراضی شاملات کے **اول** ایک یا زیادہ نمبردار اسامیون سے لگان اراضی شاملات وصول کرتا ہی اگر وہ اسامی شریک موضع ہی تو بھی شاملات کی اراضی کی جوت کا لگان مطابق رقبہ اسامی کے لیا جاتا ہی کچھہ رعایت نہین ہوتی ہے بس جو کل اراضی شاملات کا لگان وصول ہوگا مطابق شرح حصہ تھوک یا پٹیات کے بانٹ لینگے اور گانون خرچ اپنا اپنا علیحدہ کر لینگے **دوم** وصول مطابق شرح بالا ہوگا لیکن خرچ گانون پہلے ہوگا اضافہ یا کمی بٹ جاویگا مطابق حصص کے مگر اس صورتون مین بہت تکرار ہوتی ہے وقت فہمید حساب و کتاب باہم کے بابت خرچ غیر واجبی یا زیادہ لکھنے خرچ کے اور جہت حساب فیصل نہین ہوتا ہی حصہ دار اپنی پٹی کی مالگزاری نہین دیتا ہی اور بہت تکلیف اور دقت ہر ایک شخص کو ہوتی ہے دینے والیکو بھی اور وصول کرنے والیکو بھی **سیوم** مالگزار ہر ایک پٹی کا مطابق اپنے اپنے حصے کے اسامیون سے شاملات سے وصول کر لیتا ہی **چہارم** کہین کل اراضی شاملات صرف خرچ گانون کے واسطے مقرر ہوتی ہی اور اسمین سے کوئی پٹیدار نہین لیتا ہی یہہ دستور بہت کم ہے اس ضلع مین صرف ایک گانون مین ہے اب مین لکھتا ہون طریقہ تشخیص و تحصیل کا اسامیون سے یعنی کھیت کے جوتنے والون سے

جوتنے والے خواہ موضع زمیندار کی خواہ بتیداری کامل مین نجی ایک ہی کے جوتا ہون
خواہ بتیداری ناکمل مین جوتا ہون لفظ اسامی سے مراد ہی وہ شخص جو مالگذاری
دیتے ہین مالگذار کو بابت اراضی جوت کے معلوم کرنا چاہئے کہ طریق تشخیص لگان
کہیت کا جو باہم مالگذار اور اسامی کاشتکار کے ہوتا ہے وہ محض ایک تخمینہ نہین ہے
بلکہ حقیقی قیمت سالانہ کہیت کی ہی اور بہت نسبت رکہتی ہی پیداوار اس سبب
سے تعین اوسکا محض قسم مشہورہ اراضی اور نام سے نہین ہوتا ہی بلکہ کہیت لینے
والے اور دینے والے کو جب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کہیت اسقدر پیداوار کافی رکہہ اکثر سال
مین بھی اوسی حساب سے اوسکا لگان سالانہ مقرر ہوتا ہی + اکثر مالکان اراضی اور اسامی کاشتکار
کے نزدیک باہم یہہ متحقق ہے کہ بعد منہائی اخراجات واجب بابت کاشت و محنت نرگاوان
باقی ماحصل مین نصف حق کاشتکار اور نصف حق مالک اراضی ہی اسمین جو کمی بیشی ایک جانب
کو ہو وہ بسبب عوارض خارجی ہوگی مثلاً کمی اسامی اور کثرت اراضی یا زیادتی محنت
محنت واجب سے جیسی اراضی جنگل وغیرہ یا ناواقفیت مالک اراضی تعداد پیداوار سے
یا بے لیاقتی اور کم زوری وغیرہ اوسکے اسی سبب سے لگان دوامی اور حقیقی کہیت کا غیر شخص کو
دریافت کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے الا بطور تخمینہ کے اب واضح ہو کہ بروقت بندوبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع
بعد تشخیص مالگذاری موضع کے سرکار نے ہریک مالگذار موضع کو حکم دیا کہ تم اپنے قانون کا بندوبست
اہتمام اسیوار کر کر جمعبندی داخل کرو چنانچہ ہریک موضع کے مالگذاروں نے اپنے اپنے موضع
کی اراضی مزروعہ کی جمعبندی داخل کی اوسمین تفصیل اسامیان موروثی اور غیر موروثی
اور پاہی کاشت معہ تعداد اراضی کاشت ہریک کے نمبر وار قطعہ وار بتفصیل نقدی و بٹائی کے
لکہی تہی وہ جمعبندی ہر موضع مین مشتہر ہوئی اور اہلکاران سرکار نے ہریک موضع کی

ہر اسامی کو سنائی جس موضع مین اسامیون کی طرف سے درباب کمی و بیشی اراضی اور لگنة اور درباب مور. وثی غیر موروثی کے جو عذرات پیش ہوئے سرکار کی طرف سے رفع کرائے گئے بعد اوسکے وہ جمعبندی منظور ہوکر شامل بندوبست ہوئی اور جس موضع مین رواج جمعبندی کا نہین تہا بلکہ دبارہ کا تہا وہان صرف فرد کاشت لیگئی مگر ہو کہ ان اضلاع عزبی مین اکثر حال کاشت اور اسامی کا ہمیشہ برابر اور یکسان نہین رہتا ہے دیہات مین بہت تغیر و تبدیل اسامی و کاشت اور لگان کا ہو گیا اور کہین کہین بدستور بہی رہا ہے + اب جو ہر سال طریقہ تشخیص اور تحصیل کا اسامیون سے جاری ہے اوسکے تفصیل لکہی جاتی ہے + طریق تشخیص اور تحصیل لگان کا اسامیون سے دو طرح ہے ایک نقدی کی تحصیل دوسرے بٹائی کی تحصیل پہلا طریق تحصیل آسامی سے نقدی کا نقدی کا تحصیل کرنا کہ جس کو کہین پکا اور کہین ٹکہ اور کہین پٹہ اور کہین نقشی اور کہین نوجی اور کہین رمی بندی اور کہین دربندی کہتے ہین اوسکی چند صورتین ہین ایک تو یہہ کہ اسامی اور اراضی اوسکی معین چلی آتی ہی نہ کبہی اراضی گہٹتی بڑہتی ہے نہ لگان اوسمین سے بعض جگہہ دربندی کہیت دار مفقود ہو گئی ہے صرف لگان مقرری جسکو کہین مقررہ اور کہین تور کہ کہتے ہین اب حساب کتاب آتا ہی اور کہین دربندی بہی حساب کتاب مین لکہی جاتی ہے اوسکی نوشتخواند جدید کبہی نہین ہوتی ہے دوسرے یہہ کہ اسامی کی اگرچہ مقرر ہے لیکن کبہی کبہی وہ اسامی اوسمین سے کچہہ کہیت چہوڑ دیتی ہے اور کبہی اور جوت لیتی ہی حسب حال سال اور اپنے آلات اور آدمیونکی اسمین کبہی کسی گانو مین تو تحریر پٹہ و قبولیت کی بہی رسم ہی اور کسی گانو مین صرف کاغذ پتواری مین لکہا جاتا ہے مگر وہ اسامی سب اراضی کبہی نہین چہوڑتی ہی پس ان

اقسام کی اسامی کو موروثی وجہہ یہہ کہتے ہین یعنی اگرچہ کہیت قدیم اوس کی
جوت کا ہو لیکن جہان دو چار برس اوسنے جوت لیا پہر زمیندار اگر چہوڑاتا ہی تو وہ
اسامی عذردار ہوتی ہے کہ یہہ اراضی سالگذشتہ پیوستہ مین ہماری جوت مین تہی اور
فی الواقع جبتک نوشتجات میعادی ایسے کہیت کی باہم زمیندار اور اسامی کے ثابت
نہین ہوتی ہے تو صرف بلحاظ قبضہ چندسالہ وہ سرسری سے بیدخل نہین کیجاتی ہے
اور درحقیقت اضلاع مغربی مین ایسے اقسام کی اسامی کو موروثی کہہ سکتے ہین
اور ایسی ہی اسامی مین رواج وراثت کا بہی جاری ہی اکثر باپ کے مرنیکے بعد
بیٹا یا دوسرا وارث بحسب طاقت اراضی کو جوت کرتا ہی مگر اور کچہہ صورتین انتقال مقبوضہ
کاشت کی مثل بیع اور رہن اور ہبہ اور ٹہیکہ وغیرہ اس ملک مین جاری نہین ہے معلوم
ہوتا ہی کہ اسیواسطے اس ملک مین سرکارنے نیلام کاشت بہی بعوض ڈگری وغیرہ
ممنوع رکہا ہی تیسرے اسامی یہہ ہے کہ کہیت اوسکے ہرسال بالکل تبدیل ہوجاتے ہین بحسب رضا
باہم اوسکے اور مالک کے یعنی ہمیشہ وقت تردد اپنی جوت کا توا قرار نیا کیا کرتے ہین اس
صورت مین کبہی نوشتجات ہوتی ہی اور کبہی صرف کاغذ پٹواری پر انحصار رہتا ہی
چوتہے اسامی جو کبہی کسی گانو مین اور کبہی کسی گانو مین رہی اور اراضی بہی معین نہین
کبہی کوئی جوتے اور کبہی کوئی جوتے تو کبہی نوشتجات یہہ قبولیت کی ہوتی ہے کبہی نہین
ہوتی ہے پٹواریکے کاغذ پر منحصر رہتا ہی ایسی اسامیکو ٹولا او خوشباش کہتے ہین اور
یہ اسامی بحالت چہوڑانے کہیت کے دعویدار نہین ہوتا ہی بلحاظ اسکے کہ اوسکو الگ کر دینا ہی
منظور نہین ہے مگر البتہ جب وہ کام کہیت کا شروع کرچکے یا اوس سال مین اوسکا اوٹہنے کا ارادہ
اسکا نوشتہ ہوتا ہی تب وہ دعویدار ہوا کرتا ہے + ایسی اسامیون مین بہی وقت

نالش ہر سری لحاظ قبضہ اراضی کا گذشتہ پیوستہ ہر ہوتا ہی پانچوین شہامیان
یا ہیکاشت اونکی بہت صورتین ہین بعض جگہہ ایسا ہی کہ وہ اسامی دوسرے گانومین
البتہ رہتی ہے لیکن اس گانون کا کہیت مثل ہتامی پورو ثی کے ہمیشہ جوت کرتی چلی آتی
ہے اور اوسکو اپنا حق سمجہتے ہے اور کسیطرح مالگزار کے بیدخل کرنے سے نہین چہوڑتی
ہے اور نہ بیشی لگان ہو سکتی ہے اگرچہ وہ اپنے گانون سکونت مین اراضی جوتے یا نہ جوتے
اس اراضی کو اپنی کاشت حقیقی سمجہے ہی اور اوسکو آباد کرتی ہے دوسرے اسامی اپنی
جوت گانون غیر سکونت کو کچہہ حقیقت نہین سمجہتے جو اپنے گانو نکی جوت سے فراغت
ہوئے تو وہ بہی جوت لے ورنہ نہین تیسرے بعض جگہہ ایسا ہی کہ مثلاً ایک گانون
کی یعنی سکندرپور کی اراضی دوسرے گانون یعنی فیروزپور کے قریب ہے اور وہ ایام سلف
مین کسیطرح سے کاشت مالکان فیروزپور مین تر گئی ہے تو بالکل انتظام اوسکا مالکان
فیروزپور کے ذمہ ہی وہ ایک لگان مقرری مالکان سکندرپور کو دیا کرتے ہین اور کسیطرح کا
اختیار تردد مالکان سکندرپور کو اوس مین نہین وہ اراضی کبہی خود مالکان فیروزپور
جوت کرتے ہین کبہی اسامیون سے جوت کراتے ہین اور اکثر اوس اراضی مین بہی اسامین
رب شریک فیروزپور کے ایک حق جانتے ہین اور بطریق تقسیم اراضی یا تقسیم محاصل ایکما
حصہ بطور اپنے گانون کے سمجہتے اور کرتے ہین اور یہی دو طریقہ سے انتظام اراضی کہیت
بت کا ہوتا ہی یعنی محال سکندرپور کی اراضی حلقہ موضع فیروزپور مین ہی تو کبہی بالکل
انتظام مالکان محال کے ذمہ اور کبہی ساکنان موضع کے ذمہ کہ اونکے حلقہ حد مین واقع
ہے ہوتا ہے دوسرا طریق تحصیل اسامی غلہ کا اس عمل مین درحقیقت
دو صورتین ہین ایک کنکوت دوسری بٹائی کنکوت یہہ ہی کہ تخمینہ غلہ کا کہڑی کہیت

بر ہو جاتا ہے اور اس تخمینہ مین سے مالک اپنے حصہ کا غلہ یا اوسکی قیمت نقدی لے لیتا ہے
اور بتائی یہہ ہے کہ جنس موجودہ کا کہیت یا خرمن یا غلہ بعد طیاری کے بانت لیا جاتا ہے
مگر ضلاع مغربی مین گانون کے لوگ ھر طرح کے اس عمل بہ تمیز نہین بولتے ہین دونون
صورتمین ہر یک لفظ سے تلفظ کیا کرتے ہین اسواسطے تصریح ہر یک کی مجمل لکھی جاتی ہی
جاننا چاہئے کہ اس عمل کو کہین عملی کہین بتائی کہین کنکوت کہین کوت کہین بنجکاری
کہتے ہین یہہ عمل سوا اجناس اعلیٰ مثل نیشکر اور کپاس اور تیل اور گہیانہ کے اور
اجناس مین ہوتا ہے اور بتائی کے مقابلہ مین ان اجناس کی تحصیل جو از روی نقدی
ہوتی ہی اوسکو ضبطی کہتے ہین اسطرح کے عمل مین بہی نوشتخواند باہم ہوتی ہی کبہی
نہین ہوتی جو حصہ رعیت اور مالگذار کا قرار پاتا ہے وقت کاشت ٹہر جاتا ہی مثلاً حصہ
مالگذار کا کبہی ایک حصہ اور دو حصہ رعیت کے کبہی آدہا آدہا کبہی اور کم و زیادہ ٹہر جاتا ہی
بحجلیاقت اراضی اس ملک مین ہمیشہ طریق دینے حق مالک کا کنکوت سے سمجہتے ہین اگرچہ
وقت قرارداد کاشت ذکر آوے یا نہ آوے لیکن ہمیشہ طرفین جانتے ہین کہ تعین مقدار
حق مالگذار کنکوت سے ہوگا جب کنکوت مین اونکے نزدیک کچہہ فتور و قباحت ہوتی ہی تب اور
طرح سے بانٹتے ہین اسی سبب سے تمیز فرق کنکوت اور بتائی کی اس ملک مین کچہہ نہین ہے
اس کل عمل کو علی العموم اونہین الفاظ کے ساتہہ گفتگو کرتے ہین جو اوپر لکہے گئے طریق کنکوت کا
یہہ ہے کہ کنیان یعنی تخمینہ کرنے والے لوگ جو ہمیشہ کن کرتے رہتے ہین اور اونکے تخمینہ مین غلطی کم اور
دونون کے نزدیک معتبر ہوتے ہین بہمراہ پٹواری کے کہیت پر جاکر فی بیگہہ بر وجہ کا تخمینہ کرتے ہین
اور اسمین ہر ہر کہیت جو تائی کہتائی ہو کر ایک تعداد مشخص ہو جاتی ہے اوسمین بمقدار اپنے
حصہ کے مالک اراضی یا تو غلہ یا قیمت اوسکی رعیت سے لے لیتا ہی اور جو کنکوت پر دونون فریق راضی

نہوے تو وہ کن قایم نہین رہتا ہی اکثر ہمین تکرار ہوتی ہے اسامی درصورت نامنظوری
کن کہیت نہین کاتتی ہے بمجبوری مالگذار کو کچہہ درجہوڑنا پڑتا ہی کبہی مالگذار نہایت
ایستادگی چہوڑنے مین کرتا ہی تو ناچار اسامی اُسیقدر دیتی ہی اور کبہی درصورت نامنظوری
کے اور طریقہ بہی جاری ہوتے ہین جیسے کہیت چیر کر بانت لیتے ہین یا کوترہ یعنی کہلیان
بانت لیتے ہین کبہی مالگذار کے آدمی دیکہتے رہتے ہین جب کہیت غلہ کا کاتتی ہی بٹائی کا
کہلیان علیحدہ رکہواتے ہین بعد طیاری غلہ اپنے حصہ کا وزن کر کر لیتے ہین اور کبہی جو
مالگذار کو فرصت نہین ہوتی اور اسامی کو معتمد جانتا ہے کاتنے اور تپانے غلہ کی کچہہ
مزاحمت نہین کرتا ہی بعد طیاری اسامی کے دہرم سے لیتا ہی اوسکو رام کو تہلیا کہتے ہین
اور کہین اوسکو کردن سے لینا کہتے ہین اُسکی اصل یہہ ہی کہ اسامی جو چاہی اپنے ہاتہہ سے
دیدے کس واسطے کہ ہندی مین کرنا ہاتہہ کو کہتے ہین ایک قسم بٹائی کی گیاری ہی کہ بسبب
کم پیداواری کے اسامی کہیت چہوڑ دیتی ہے مالگذار اوس کو کتوا لیتا ہی مگر وہ اسامی جو
صرف بٹائی کی ہے جوتا ہوتی ہے اور وہ مالگذار جو حد سے زیادہ سخت ہوتا ہے کہ کچہہ علاقہ
نہین کرنا چاہتا ہی یا اور کوئی سبب ہوا کہ گانون سے قبل طیاری غلہ کے بہاگ گئی یا
لاوارث ہو گئی تو بہی مالگذار لیتا ہی بسبب دستور سواے رام کو تہلیا اور گیاری درحقیقت
طریق دو دیگر صورت عمل کے ہے یعنی بٹائی سواے کنکوت کے اکثر اضلاع پورب مین اسطرحکا
قرارداد ہی بروقت اقرار کاشت سی تہیر جاتا ہی کہ کنکوت ہوگا یا بٹائی مگر ان اضلاع
مین صرف درصورت ناموافقت کے بٹائی ہوتی ہے ان وجوہ سے جب مقدمات سرسری مین بالنسبت
قیمت غلہ کی ہو تو بہت ہوشیاری سے تحقیقات چاہئے کہ درحقیقت کسقدر لگان غلہ کا اسامی کے
جاہئے بموجب قرارداد باہم اور حفاظت طریقون مذکور کی کس واسطے کہ ایسی نالشن مین

تشخیص نزاع حالات گذشتہ و پیوستہ سے مطابق نہین ہونگے تو اونکی نسبت صحت
حساب اور ثبوت قرارداد باہم اچھی طرح دریافت کرنا چاہیے +

پہلے عملداری سرکار سے رواج عمل غلہ کی تحصیل کا بہت تہا اب بہت کم ہی اکثر
یہ عمل ناقص اراضی مین مثل بہوڑ اور ریت اور نونو مین دو تین سال تک ہوتا ہی مثلاً
اکثر ایسی اراضی مین جسمین آفات ارضی و سماوی کا زیادہ اندیشہ رہتا ہی یعنی سیلاب
یا ہوش جوزی یا ایسے نشیب کے اراضی جسمین پالہ اور ژالہ زدگی کا صدمہ بہت ہوتا ہی
غرض کہ یہ عمل کچھ اچھا نہین ہے اسمین بہت رخنی اور فساد ہوا کرتے ہین اب یہ طریقہ مالگذاری
مین بہت کم ہوتا ہی دیہات معافی اور جاگیر وغیرہ مین زیادہ ہوتا ہے جہان چہوٹے
چہوٹے معافیدار اور جاگیردار خود اراضی کے تحصیل کرتے ہین اور ہندوستانی عملدار ہین
اب بہی بہت ہی ظاہر اسباب اوسکا عدم قناعت ایک مقدار معین پر بسبب عدم انضباط
مداخل و مخارج کے معلوم ہوتا ہی یا اپنے نزدیک یہ سمجہے ہون کہ جیسا پیدا ہوتا ہے
ویسا ہی لیتے ہین + میرے سامہنے ایک صاحب کلکٹر نے ایک راجہ مالک ملک سے ملاقات کے
وقت پوچہا کہ آپکے علاقہ مین تحصیل کا کیا انتظام ہے راجہ صاحب نے جواب دیا تہا کہ
صاحب ہمارے علاقہ مین ہر سال جیسا پیداوار دیکہا ویسا لے لیا وہ صاحب کلکٹر
اس بات پر بہت ہنسے کہ ان لوگون کے نزدیک یہہ بات بہت سہل ہے کہ جیسا پیدا ہوا
اوسمین ٹہیک حق سرکار کا سرکار کو اور ٹہیک حق رعیت کا رعیت کو ملجاے اور
فساد نہ پڑین + افسوس ہے کہ اگر تہوڑی سی محنت کرکے اپنے ملک کا انتظام بطور
نقدی یعنی چند سال کو کردین تو رعایا بہی آباد ہو اور اونکو اور اونکے عمال کو بہت فرصت پرورش کی اور
داد دہی رعایا اور تنبیہہ اور سرزنش مفسدون کی فرصت ملے نہ یہ کہ ہر سال عمال اونکی

لوٹ کہونٹ رعایا پر اپنے زر معاہدہ اور شفاع کی تحصیل کے واسطے متوجہہ ہین نوبت
داد دہی اور پناہ غربا کی کہان پہونچے + تہوڑا سا حال علاقہ ہندوستانی کا بطور نمونہ
اس جگہہ لکہا جاتا ہی کہ بیگم سمرو صاحبہ رئیس سردہنہ کے عہد دولت مین بہت شور تہا +
کس تباہی کا اور رعایا اونکے وہانکی اوس عملداری کی سخت گیری مین بہت تنگحال تھی
اوسکا سبب یہہ تہا کہ شروع سال مین کاشتکارونکو کہہ کر تردد کراتے جب کہیتی تیار ہوتی
کہیتیان یعنی تخمینہ کنندگان مقرر ہوتے کہ وہ نے گانون کا کن کرکے تحصیلدار کے پاس
تعداد اوسکی لکہا دی تحصیلدار نے اپنی خیر خواہی سے اوسپر سوایا باندہ کر حضور مین
بہیجدیا دیوان نے اوسپر بہی سوایا اور بڑہایا بعد اوسکے از روے نرخ بازار جمعبندی ہوتی اور
جمعبندی پر للعہ خواہ لعہ فی سیکڑہ سے ابواب مقرری اور بڑہا کر اوسکا مطالبہ ہوا اور اس
روپیہ کی عوض مین ہر دو سیر غلہ کاشتکارونکا جو رہ گیا تہا بیگم صاحبہ نے قرق
کرکے بکوا لیا کاشتکارون نے جہان تک چوری چپاری کرکے جو کہاتے اور لیتے بنا سو لیا
اسی سبب سے وہ لوگ تردد کم کرتے تہے اب اللہ تعالے نے اوس رعیت کے حال پر عنایت کی
کہ وہ علاقہ عملداری سرکار مین آگیا تب سے وہان بہت کہیتی ہوتی ہے شاید لمضاعف
کے قریب بہی پہونچی ہو فقط وقت ملاقات عمال ہندوستانی عجب عجب طرح کے سنی جاتے
ہین ایک طرفہ بات یہی کہ عملداری سرکار مین بہی اکثر بڑے بڑے علاقہ دار اور ابواب جدیدی
ابتک اور عادات بے انتظامی آپ علاقہ کی نہین چہوڑتے + تہوڑا سا حال علاقہ دارونکا لکہنا
ضرور ہے بڑے بڑے علاقہ دار اکثر خود متوجہ اپنی بے انتظامی کیطرف نہین ہوتے ہین ان
لوگونکے کارخانجات پر اکثر ایک یا دو نائب رہا کرتے ہین سیاہ سفید سب انکے اختیار مین ہوتا ہے
مہر مصرکے جو اونہیکے پاس رہتی ہے اونکے علاقجات مین عمل ہندوستانی کا دستور ہے البتہ +

کم ہے دیہات کی ٹھیکہ بندی اکثر ہوا کرتی ہے مگر اوسمین ایک آفت اور یہی کہ اصل مالکون کا
روپیہ بہت کم وصول ہوتا ہی بسبب مقرر ہونے ابواب چند اور نذور متعدد اقارب اور
متوسلین کے اور فتوح مثل چبارہ اور پتیل اور سیتہہ اور رسن اور رسم منشیگری کا اور
قند سیاہ اور لکڑی واسطے خرچ کے چھوٹا گاؤن ہو یا بڑا یہہ ابواب مزدو مقرر ہوتے ہین
اور کبھی کبھی دیوان یا کارندہ کچھہ کچھہ واسطے اپنے علیحدہ جمع ٹھیکہ سے مقرر کر لیتا ہی
اور اس ٹھیکہ مین بہی متعلق استقلال اور مضبوطی قول کی نہین ہوتی ہی اول تو ٹھیکہ دار
اور فوتہ دار تحصیل موضع کو کچھہ اطمینان آبادی موضع کا نہین ہوتا ہی اونکی سبب
سے اور بعض جگہہ بے سبب بہی ٹھیکہ توڑا جاتا ہی اور تکرار اور تنازعہ پیش ہوتا ہی دوسرے
جو تحصیل ٹھیکہ داران اور تحصیل [illegible] سیوار کے واسطے کارندہ مقرر ہوتا ہی وہ بہی بے اعتماد
اور طرفہ یہہ ہی کہ حالت منصوبی مین تو اوس کو وہ اختیار دئیے جاتے ہین کہ جو چاہے کرے جسکا
چاہے عین المال چھوڑ دے جسسے چاہے زیادہ لے اور بے اعتمادی اسقدر کہ ایک ایک سال مین
کئی کئی کارندہ تبدیل ہوتے ہین اور بعض اوقات بالعکس ہوتا ہی یعنی قدامت خاندانی یا اور
کسی سبب سے کسیطرح بیدخل نہین کئے جاتے اگرچہ مال مردم خور حرامزادہ ایذادہ بدعمل بدقول
بے ایمان بدانتظام خودکش شریر ہون انکی سبب سے بہت تقاضایہ ہوتے ہین اور یہہ سبب بدعنوانی کے جمع
برج وصول حقیقی زر تحصیل علاقہ اور موضع کے ہوجاتے ہین اور بیچاری رعیت گاؤن کی حیران اور پریشان
رہتی ہی اور بہت سے آدمی ہونکا جنکی ضرورت نہ تہی دخل کارخانجات مین رہتا ہی انکے انتظامی کو عیس
گویا اپنی ریاست کی نمود سمجہتا ہی اور رئیس شہر کو کہ فلان رئیس بیچارہ بہولا ہی وہ کچھہ نہین جانتا کارندہ
لوگ جو چاہتے ہین کرتے مین باعث فخر جانتا ہی اب بہی جہان کہین تہوڑی علاقہ دار رہ گئے ہین مثلاً یہی حال
ہے ایک اور آفت ان لوگون کے یہان یہ ہی کہ اونکو شادی اور موت کے واسطے بہت روپیہ بسبب خاندانی

درکار ہوا کرتا ہے ہر طرح سے مشقت اور بے عزتی اوٹھاوین لیکن اسکا خیال بہت کمتی ہین
اپنی اسی سبب سے کبھی کچھہ روپیہ اپنی ملکیت اور علاقہ کی آبادی مین صرف نہین کرتے ان کا دونین
زیادہ صرف کرتے ہین اگر شادی مین کچھہ کمی بہی ہو تو ہو لیکن شخص متمول کے موت تو گویا اوسکا
وا ماندون کے واسطے موت ہی مگر بعض جگہہ علاقجات عنوانان او جادونین جو تہوڑے
تہوڑے اس نواح مین ہین فی الجملہ انتظام ہی یہہ لوگ اکثر قول و قرار پر قایم رہتے مین اور روپیہ
آبادی ملکیت مین بہی صرف کرتے ہین فقط **حال جنم بہوم کی محبت کا**
حب وطن جسکو جنم بہوم کی محبت کہتے ہین اوسکے چند سبب ہین درجہ بدرجہ لکھے جاتے ہین
پہلا درستی معاش دوسرا آرام نصفت وعدالت مالک ملک یا شہر یا قصبہ یا گانون
سے تیسرا اجرای سلسلہ تجارت او پیشہ مروجہ جسمین بہبود ہو چوتہا محبت
اقارب اور کنبہ برادری کی پانچوان باعث ہونے رسم شادی اور بیاہ کی
چہٹا محبت عمارت اور مکانات وطن کی ساتوین موافقت آب وہوا اپنے وطن کی
بس اتنے سبب ہین جسسے آدمی کو محبت اپنے وطن سے ہوا کرتی ہے جبتک یہی سب درجہ
بدرجہ باقی رہتے ہین اکثر آدمی اپنی پیدایش اور اپنی قدیم رہنے کی جگہہ نہین چہوڑتا جب ان
باتون مین خلل پڑتا ہی جا ناچار اوسکو وطن چہوڑنا ہوتا ہی اسمین بعض بات خاص مین اہل
دیہات کے لئے اور بعض بات خاص مین اہل شہر کے ساتھہ خصوصاً اہل شہر کا اور جو اونکے سبب ترک
وطن کے ہوتے ہین اوسکا اسجگہہ لکہنا کچھہ ضرور نہین ہی اکثر پہلے کے تین امر رعایا دیہات کے ساتھہ
علاقہ رکہتے ہین اور باقیون سے اونکو کم علاقہ ہے بس رعایا دیہات کی جسجگہہ درستی معاش ہو اور
آرام نصفت اور خبرگیری مالک سے ہو اور تجارت یا پیشہ جو کچھہ وہ کرتے ہون اچہی طرح
چلے اوس مین ایذا نہ پاوین وہان البتہ زیادہ آباد ہونگے کیونکہ ظاہر ہے کہ ہزار رعایا ہر وقت

اعلی حاکم تک نہین پہونچ سکتی ہے اور اپنے بر معاملات خفیف کو حاکم تک نہین پہنچا سکتے ہین
وہ اپنے خفیف معاملات کا حاکم زمیندار او مالک موضع کو جانتے ہین پس مالکان موضع جو
اونکے حال کی خبر گیری کرین اور اوسکے باعث سے اونکو آرام ملے تو یقینا اوس گانو مین بہت
سی آبادی رعیت کی ہو اور اوس مالک کو اونکے سبب سے بڑا فائدہ ہو اور اونکے اسباب آرام کی
چند باتین ہین کچھہ بہت نہین ہین اونکی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے اور اونہین تین بات سے
متعلق ہین یعنی معاش اور نصفت اور تسر کی + تفصیل اون باتونکی کہ جنکے باعث سے
رعایا کو بے آرامی ہوتی ہے اور جس گانو مین یہہ باتین ہوتی ہین وہ گانو آباد نہین ہوتا
پہلے زمیندار یا ٹھیکدار یا تحصیلہ موضع کا قایم نہ رہنا اپنے قول و قرار پر دوسرے
مالک کا خبر گیران نہ رہنا کہ اونکی زراعت او چارا او نقصان نہونے پاوے تیسرے
اپنے منفعت کے واسطے اونکے شادی رسم سے زیادہ لینا چوتھے غریب رعایا کو بلا اجرت
کامل اپنے کامون مین لگانا پانچوین بیوقت طلب کرنا لگانکا جب اونکے پاس کچھہ
جایداد نہو چھٹے اونکا کہیت نیلام جاسے اور جایداد لایق ادای لگان کا نہو تو خواہ مخواہ
اونکے آلات او اسباب لے لینا ساتوین متعدد شخصون کی مختلف حکومت جسکو گانون مین
بہوت کہتے ہین آٹھوین حفاظت اونکے عزت او مال کی اوباشان نواح او موضع
کے ہاتھہ سے نکرنی نوین جو مالک خود بیوہرگت کرتے ہین اونکا حد سے زیادہ
سود لینا + پس جب ایسے امور مین مالگذار لحاظ رکھتے ہین تو اونکے گانو مین نیک
اچھے اچھے کاشتکار اور اچھے پیشہ ور بہت بہت روز تک بستے ہین اور جب اونکو
اطمینان ہوگا اپنے امور ضروری کی درستی کا تو کاشتکار اراضی کے درست کرنے مین
محنت اور کوشش کرینگے اور بیوپہرہ تجارت تجارت کا کام پہیلاوینگے پیشہ ور

اپنے پیشہ کو رونق دینگے باہم ایک سے دوسرے کو فائدہ ہوکر موضع آباد ہوگا جس سے مالک
کو آرام اور فائدہ ہوتا رہیگا اور جو موضع میں کچھہ دخل بہتری اور نقص اراضی کو نہیں اکثر
کثرت آبادی اور محنت کاشتکاری کے سبب زمین ناقص بھی اچھی ہو جاتی ہی اور اکثر کمی
کاشتکاران اور بیدلی اور بے محنتی کے سبب سے کہ جو اوپر بیان ہوئے ہوتی ہے اچھی اچھی اراضی ناقص
ہو جاتی ہی بہت دیہات میں جنگلی اراضی بہت اچھی تھی بسبب ظلم اور غفلت مالکان کے خراب و برباد ہو گئی ہے اور
اکثر دیہات ناقص اراضی کے اب اچھے ہو گئے ہیں + یہی جگہ مناسب ہے ان چیزوں کا لکھنا جس سے
ناقص اراضی اچھی ہو جاتی ہے پہلا کوا بنانا دوسرا پانس یعنی کھورا اور کھاد تالاب کی جلنوت
سے ڈالنا تیسرا چند مرتبہ کھیت کو جوتنا قبل بونے کے جو تھا کیاری بہر بند کھیت کی بنانا جس میں پانی
اسمیں جذب ہو اور حفاظت اور جاڑے سے رہے پانچویں جو گھاس موجب کم پیداواری ہیں ان کو
کھیت سے نکالتے رہنا ہیں جگہہ ضروری ہی ان چیزوں کا اور گھاسوں اور درختوں کا لکھنا جو اراضی
کو خراب کرنے میں باعث ہوئی یہہ تیری سخت گھاس سے جہاں باندہ کر نکلتی ہے اور بیج ایام مینہ
کے بیچ درخت سے بہت اونچی جاتی ہے جڑ یعنی بیخ اسکی ایسی مضبوط ہوتی ہے کہ اکھاڑنے سے نہیں
اکھڑتی کاشتکار اسکے ہاتھہ سے بہت عاجز ہیں ایام خشکی اور کم بارش میں بہت ہوتی ہے
اور ان دیہات میں جہاں پانی تلخ ہے یہہ آفت زیادہ ہے جڑ کی انتہا معلوم نہیں ہوتی جس قدر
کھودیں نکلتی آتی ہے بعضے کاشتکار کہتے ہیں کہ کوا کھودنے میں پاتال سے جڑ نکلتی ہے
واللہ اعلم ظاہرا بہت سخت اور مجموعہ دار گھاس سے اور زراعت مطلق اوگنے نہیں دیتی
کانس یہہ بھی ایک آفت ہی اور تھوڑے روز میں بہت اراضی میں پھیل جاتی ہے
اس سبب سے کہ اسکا تخم ہوا میں اڑتا ہی مشہور ہے کہ بارہ برس میں جاتا رہتا ہی اور معلوم
ہوتا ہے کہ شاید ایسا ہی ہے جب یہ جاتی ہو تو بہی ایک گھاس اسمیں پیدا ہوتی ہی

نہایت نازک چہوٹے چہوٹے ٹانہی ٹکڑے ناڑون جابجا ہوجاتی ہے اور جڑ اوسکی ایسی کمزور
ہوتی ہے کہ صرف ہل کے پہالہ کی نوک سے توٹ جاتی ہی اور جب توٹ کر گر پڑتی ہے تو کہیت
مین گہورے کا کام کرتی ہے جب یہہ گہاس کانس مین پیدا ہوتی ہے تب کانس جاتا رہا
پرگنہ پرد ضلع مین پوری مین سنہ ۱۸۴۰ع مین مینے دیکہا تہا کہ تمام پرگنہ کی اراضی مین اسقدر
کانس پہیلا تہا کہ گہوڑے کا سوار نہین معلوم ہوتا تہا اب اوس جگہہ ایسی زراعت
خریف کی ہوتی ہے جو اسے یہہ کانس سے کمتر درجہ مین ہے ہر سال ہوتا ہی اور تہوڑی
محنت سے نکل جاتا ہے اور برسات مین جل جاتا ہی جڑ اوسکی مانع زراعت نہین ہے مگر کہیت زور
زمین کا البتہ کم ہوجاتا ہی مدار جسکو اکوا کہتے مین بلشرح صدر کتنیک جسکے زرد پہول ہوتے ہین
بلشرح مدار ببول جب کہیت چند روز تک بنجر پڑا رہتا ہی اکثر مویشی گانون کے اوسمین
گہاس چرنے کے واسطے جاتے ہین اور مویشی ببول کی پہلی جسکو سینگلی کہتے ہین کہایا کرتے ہین
تخم اوسکا جانور کے پیٹ مین نہین گلتا ہی جب وہ کہیت مین گوبر کرتے ہین درخت
ببول کے جم نکلتے ہین کہیت مین جہان چار پانچ درخت ہوئے وہ کہیت بیکار محض
ہوجاتا ہی ۔ مینے ایک گانون دیکہا ہی کہ ایک مالگذار نے بامید کمی جمع اپنے کل گانون کو
بنجر ڈالا اور کسی اسامی کو بسنے ندیا اور آپ ہی معہ اپنے اقارب کے کام کم کر دیا اور
معاش اپنی بہینسین اور گائین پالنے پر رکہی اور اوس گانون کی اراضی کو چراگاہ
مقرر کیا مویشی جو سینگلی کہا کر وہان چرتے پہرتے تہی تمام گانون ببول کا جنگل ہوگیا اسی واسطے
اکثر مالک اراضی کے کہیت مین درخت رکہنے سے اسامی کو منع کرتے ہین   اور سری گہاس
یہہ ایک خاص زمین کے ساتہہ مخصوص ہی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو نہایت خفیف الجسم اور
کہر کہری وہ بوسے کے کہانے کے کام کی نہین ہوتی ہے اور دوسرے گہاس جو بوسے کے

کام کی ہوتی ہے وہ گرہ دار بڑی اور نرم ہوتی ہے اور اسیکے اچھی قسم کو دوب کہتے ہین
یہہ اوسر کی گہاس جس اراضی مین ہوتی ہی وہ اراضی محض بیکار ہوتی ہے اوسمین
کچہہ پیدا نہین ہوتا ہی مگر ایک بات اسمین خوب ہے یعنی یہہ قسم اوسر کی بڑہتی نہین ہے جہان ہی وہین
ہے جب کہین اوسکے اراضی مین آبادی ہوجاتی ہی اور پہر وہ آبادی جاتی رہتی ہی اور پہر
اوس اراضی کے قریب قریب کے زمین جہان غلاظت آبادی کی پڑتی تہی درست ہوجاتی ہی غرضکہ
اوسر کی اراضی مین اوپر مٹی ملجانے سے اور جوتنا اور تالاب کے مٹی ڈالنے اوسر درست ہوجاتا
مگر اس ملک مین اوسر کی اراضی درست کرنیکا دستور نہین ہے مگر درخت انبہ یا شیشم
یا ببول کے اوسر مین ہوجاتے ہین کہ درخت کو اکثر تہوڑی تہوڑی اراضی اوسر کی کہود کر
رکہتے ہین اور اسیطرح چہوٹے چہوٹے باغچہ بہی بنا لیتے ہین غرضکہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسر کی
زمین اسقدر کہود دی جاوے کہ نیچے سے دوسری مٹی نکل آوے تب وہ اراضی قابل زراعت
ہوجاوے گانون کے آدمی کہتے ہین کہ بہت مدت تک پڑے رہنے سے اوسر ہوجاتا ہی مگر یہہ
غلط معلوم ہوتا ہی اوسر ایک قسم علیحدہ ہوتا ہی اوس اوسر مین بہی کہین کہین کچہ
چیز پیدا ہوتی ہین جہان اوسر مین کہین کہین نشیب فراز ہوجاتا ہی اور گہاس کم جمتی ہی اور
نشیب و فراز ہوتا ہی کہ اوسمین پانی برسات مین بہرا رہتا ہی تو اوس اوسر مین کہین کہین لبانی کے دہان
خودرو پیدا ہوتے ہین ایسی اراضی کو دیہاتی لوگ جہیل کہتے ہین + دوسرے جہان گہاس کم
جمتی ہی اور شوریت مٹی کی غالب ہوتی ہے ایسی کہ سفیدی زمین پر معلوم ہوتی ہے
اوسمین یہہ نکلتا ہی جسے دہوبی لیکر کپڑون کے دہونے مین صرف کرتے ہین اور اوس سے کہین
کہین کانچ بنتا ہی فصل پانچوین طریق انقلاب قبضہ اراضی کے یعنی معاملات درمیان
مالکان اراضی اور غیر مالکان قابض اراضی کے جیسے قبضہ اراضی کا الٹ پلٹ ہوجاتا ہی

اسکی بہت صورتین ہین جیسا اسمین ٹہرا ہو اور اون معاملات کے حسب رواج سابق
بہت سے نام تہے مثلاً بیعمحفوظ یعنی بیعنامہ گگرنت ٹدہی سوہادن یعنی رہن ناتہہ
یعنی لاوارث ڈنڈ یعنی حاکم کا روپیہ دینا پڑا اوسکے سبب سے کسیکی ملکیت دوسرے کے قبضہ مین
پڑگئی ہو۔ ان دان سنکلپ یعنی خیرات چہرکنا یعنی کسی کو دینا پہر جبرًا دانا دایچہ سوبہا یعنی جہیز جو
بہا۔ یہ لفظ عملداری سابق مین مستعمل تہی اب سرکار کی عملداری مین یہہ لفظ متروک
ہین اور دوسرے لفظ جاری اور مستعمل ہین مثلاً بیع رہن گروی بہیکہ سپردگی وراثت ناتہہ
یعنی بیوارثی اور بعض جگہہ اکثر الفاظ سابق بہی ابتک جاری ہین مثلاً ضلع برتہہ
مین گنوادہ اڈک مدہی سوہادن ان سب کی تفصیل نیچے لکہی جاتی ہی بیعمحفوظ
بیعنامہ زرخرید گنوادہ قبالہ اڈک نیلام یہہ سب صورتین صاف بیع کی ہین کہ ایک شخص نے
اپنی ملکیت پاپتی یا حصہ جزوی زمین اپنی ملکیت کا کسیکے ہاتہہ بیچ ڈالا ایسی صورتونمین کہین
اپنے کہانے کے واسطے کچہہ اراضی یا نقدی ٹہرا لیتے ہین اور کہین نہین ٹہراتے اسمین جو
حاکم کی طرف سے بواسطے وصول باقی مالگذاری یا زر ڈگری کے ہوتا ہی اوسکو نیلام کہتے ہین
رہن گروی گہناگرنت مدہی سوہادن انتقال مستاجری بتادل بندوبست
یہہ سب صورتین رہن کی ہین اس مین جو جو شرطین اسمین قرار پائی ہون اوسی طرح سے
رہن دار قابض ہوتا ہی اسمین اکثر جب کل ملکیت یا پتی یا زیادہ اراضی رہن ہوتی ہی
مالگذاری سرکاری قابض مرتہن کے متعلق ہوتی ہی اور جب کبہی منجملہ ملکیت یا پتی نہو کوئی
اراضی رہن ہوتی ہی بلا مالگذاری بہی مرتہن قابض ہوتا ہی اور سے مالگذاری
راہن کے ذمہ ہوتی ہی * جو حاکم کی طرف سے ہوتا ہی وہ انتقال مستاجری بتادل
کہلاتا ہی ناتہہ ایک ملکیت کا مالک لاوارث مرجاوے دوسرے قریب برادری کے

اوسکی ملکیت یا دین اوسکو یہان لوگ ناتہہ کہتے ہین کہ فلانے کی ناتہہ ملی ہی حقیقت مین
ایک صورت وراثت کی ہی کہ اقربا اور نزدیکون کو ملتی ہی **وراثت ہوئی** یہہ تو صاف
ظاہر ہے کہ مورث کے مرنے سے وارث کو ملکیت ملتی ہی **تہیکہ** اجارہ گتکنہ آئین دو صورتین
ہوتی ہین ایک تو بعوض روپیہ اپنے قرض خواہ کو تہیکہ دیتے ہین کہ میعاد مین اپنا روپیہ
اور سود لیلے بعد اوسکے ملکیت چہوڑ دے یہہ تو حقیقت مین صورت رہن کی ہی اور کہین بلا
ہونے قرضہ یا لینے زر پیشگی کے تہیکہ دیتے ہین اوسمین جو شرایط باہم ٹہہرین ویسا ہوا کرتا ہی اسکی
نوشت خواند تصریح شرایط کے ساتہہ ہوا کرتی ہی ضرورت معاملہ تہیکہ کی بہت ہوتی
ہی اسکی تفصیل لکہنا ضرور نہین اکثر دوسرے درجہ کے معاملہ کو گتکنہ کہتے ہین یعنی تہیکہ دار
پہر اپنی طرف سے کسیکو تہیکہ دے تو اوسکو گتکنہ کہینگے **سپردگی** اسمین اسقدر فرق ہے کہ یہہ
صورت یا رہن کی ہوتی ہی یا تہیکہ کی مگر کسی سبب سے یہہ دونو لفظ لکہے ٹہرے نہین جاتے
سپردگی کا لفظ بولتے اور لکہتے ہین **پُون دان** چہر کنا سنکلپ یہہ اکثر ٹہری ٹہری
ملکیت کے مالک تہوڑی تہوڑی اراضی یا ایک بگہہ یا کل موضع کسی برہمن وغیرہ کو
بخشدیتے یا کسی دیوتا پر چڑہا دین یا بسبب اپنے کسی گناہ مذہبی کے اوسسے نجات پانیکے
جاتے سنکلپ کردین یا اور کوئی سبب بخشش کا ہو اوسکو بخشش کہتے ہین **دہیج** دایجہ یعنی جہیز جو ماباپ اپنی لڑکیون کو بیاہنے کے وقت دیتے ہین لڑکی کا باپ اپنی کچہہ
ملکیت وقت بیاہ کے اپنے داماد کو دیدے ظاہر اسو بہا کا لفظ جہیز کا ترجمہ نہین ہی بلکہ
ہیج غلط العوام جہیز کا ہی اصل لفظ بہا کہا کا داریجہ ہی ایسا معلوم ہوتا کہ ہندوستان
مین جب عورات خاوند کو خود پسند کر لیتے تہین تب بہی اونکے ماباپ ہیج دیتے تہے کوئی ملکیت
کوئی نقد اور اسباب وغیرہ **خون بہا** اسکی صورت یہہ ہی کہ مثلاً ایک شخص کسیکو

مار ڈالا وارث مقتول کے برادری یا حاکم کے پاس داد خواہ ہوئے تو اہل برادری یا حاکم نے
عوض خون کے کچھہ ملکیت قاتل کے مقتول کے وارثون کو دلا دی اِس لفظ کا ہم معنی بہا کہنا
مین بجز ہردتی کے کوئی لفظ نہین ہی اور دو تین گانونکا قبضہ اِسطرحکا سنا گیا بلکہ مینی اپنی
آنکہہ سے ایک مالک حال موضع کے پاس پورانی دستاویز دیکھی کہ اوسکے سوتّ کو ملکیت بطریق
خون بہا ملی تہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دستور پٹھانون کی عملداری سے جاری ہوا ہی
پٹھان لوگ آپس مین خون خرابی بہت کرتے تہے اور بالعوض خون اپنے مارے جانیکو کچھہ
حقیقت نہین سمجھتے تہے اور وارثان مقتول پشت تا پشت تک دعوی خون کا جب تک قاتل کے
علاقہ دارون سے کسیکو نہ مار لین نہین چہوڑتے تہے تو اونکے حاکم نے اپنے مذہب کی بہی کچھہ تائید
سے خون بہا مقرر کیا کہ قاتل سے اوسکا مال مقتول کے وارث کو بشرط اوسکی رضا کی دلاتے
تہے تا کہ بسبب محبت مال او دولت کے شریر خون خرابی بہی کم کرین اور وارث مقتول
بعوض پانے ملکیت کے آیندہ کو دعوی خون کا بہی نہ رکہین + اب بہی ہندوستانی عملداری مین
جب کبہی کسی قاتل کے قصاص کا حکم ہوتا ہی تو حکام ماتحت حاکم اعلی کے اور اور لوگ شہر
اور بستی اور نواح کے اوسکی کوشش کرتے ہین کہ مقتول کے وارث کچھہ لیکر قصاص معاف
کردین اور در حقیقت قصاص وارث کا حق ہی اور حاکم جو واسطے انتظام کے قاتل کا
قتل کا حکم دیتا ہی اوسکو سیاست کہتے ہین + ڈنڈ اوسکی صورت یہہ ہی کہ پہلے ہندوستانی
عملداری مین اکثر دستور تہا کہ ایک جرم مین تمام گانون بلکہ گرد نواح کے گانون کو ڈانڈ لیتے
تہے بعضے اوقات عوض روپیہ کے معاملہ کے جب اہل معاملہ بہاگ جاتا تہا دوسرا آدمی سے
جو گانون مین ملتا تہا اوسکے عوض کا روپیہ لے لیتے تہے تب وہ لاچار اوس کی
ملکیت پر دخل کرتا تہا اور کہتا تہا کہ ہمکو اسکے عوض ڈانڈ دینا پڑا ہی اب بالکل یہہ بات

بندی جسکا سوا خذہ آدمی سے ہوتا ہی

فصل ششم تقسیم اور بانٹ

آپس کے + تقسیم آپس مین زمین اور جمع بانٹنے کو کہتے ہین اور گانوکے لوگ بہیا بانٹا
اور بہانت کہتے ہین یہہ تقسیم جب سرکار کے اہلکارون سے متعلق ہوتی تہی بہت مشکل سے ہوتی
ہے کسواسطے کہ امین یا قانونگوی تقسیم کرنیوالا ہر ایک کہیت کی ماہیت اور لیاقت اور تقسیم کرنیوالے
کی منفعت او مضرت سے اچہی طرح واقف نہین ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ کہیت کی لیاقت اور اوسکے
تمام حالات سے وہ آدمی واقف ہوتا ہی جو بہت مدت تک گانونکا کام یعنی تحصیل اور دیکہنا
پیداوار ہر ساہ او فصل او سال کا چند سال تک کرتا ہی بلکہ وہ بہی اچہی طرح سے واقف
نہین ہوتا ہی مگر وہ آدمی اچہی طرح سے واقف ہوتا ہی جو کہیت کے جوتنے بونے کے کام سے
خوب ماہر ہوتا ہی اور جو امین یا قانونگوی صرف مشہور نام اور قسم کہیتون او نار بر اور حسب تعداد
ایک جمعبندی چلتی ہوئی یا مشہور در بندی پر بانٹتے ہین یہہ ایک فرضی نسبت اراضی کی
جس سے تحصیل ہو سکتی ہے لیکن تقسیم اراضی مین کامل نتیجہ اپنی حاصل نہین ہوتا کیونکہ تقسیم مین مقتضای
انصاف کا یہ ہی کہ ہر ایک قسم کی نسبت بابت پیداوار اراضی اور مضرت او منفعت کے
کہ کہیت سے منسوب ہی مساوی ہو جاے تاکہ نشت نالشت طرفین کے دلونمین اوسکا کینہ
نرہی کہ فلانیکا حصہ فلان نسبت سے اچہا اور فلان نسبت سے برا ہی یہ نتیجہ تب حاصل ہوتا
کہ جب طرفین خود واقفکار ہون اور آپسمین بانٹین یا متوجہ ہو کر بانٹنے والے کو مو اچہہ
ایک دوسرے کے بتلادین + مین چند صورتین لکہتا ہون جیسے آپسمین شریک تقسیم کرتے ہین
ایک تو یہہ ہی کہ شرکا نے اپنے موضع اور پتی مشترکہ کی نکاسی کا دول باندہا
جسقدر انتفاع بعد وضع مالگذاری سرکار اور خرچ ضروری موضع کی بابت حصہ
شریک خواستگار تقسیم اراضی کے ہوا اوسکے عوض مین اراضی اسقدر اوگان کی

اوسکو علیحدہ کر دی پہر اوسنے لگان اراضی کا تعین لیا جاتا ہی + دوسرے صورت
یہہ ہی کہ سب شریک بقدر انتفاع کے بیرن علیحدہ علیحدہ کر لیتے ہین پہر اوسکا لگان
کسی سے نہین لیا جاتا ہی یہہ صورت تو بہت اچہی و بہت عمدہ ہی اسمین گویا سب
علیحدہ علیحدہ ہین اور یہہ مضرت او منفعت آفت ارضی و سماوی مین شامل ہر طریقہ
چلن کا اسکے مفصل فصل پٹی داری ناممکل مین لکہا گیا ہے + تیسری صورت موضع
بانٹ یا طرف بانٹ کے ہوتی ہی + یہہ جب ہوتا ہی کہ شریک کم ہون اور ملکیت ٹہری
اور موضع کل بانٹ کے واسطے ہووے + چوتہی صورت کہیت بانٹ کی ہوتی ہی اور
جب شریک بانٹ جاتے ہین اکثر یہہ دستور ہی کہ با قرار طرفین یہہ بانٹ قرار پاتی ہی
کہ منجملہ دونو فریق کے ایک شریک یا پٹواری قسمت نامجات بنا دے اور دوسرا خواہ
پسند کر کر حصجات بسا دیکے قرعہ لیلے یا بطور قرعہ اندازی دی جائین تو بالکل سب
سب نسبت مین بانٹ برابر ہوگا یعنی اگر لینا قسمت نامجات کا پسند طرفثانی پر ٹہرا تب
بہی بنانیوالا برابر کے قسمت نامہ بناویگا اس خیال سے کہ اگر ایک اچہا اور دوسرا ناقص
بناویگا تو طرفثانی ضرور اچہا لیگا اور اگر قرعہ ڈالا جاویگا تو شاید اچہا دوسرے کے
مین نکلے مگر یہہ بات جب ہوگی کہ جب دونو واقف کار ہونگے اور جب ایک شخص واقف کار
نہوگا یہہ اقرار طرفین سے قرار پاویگا تب وے تو شخص راضی ہو کر واقف کارون کو پنچ
قرار دیتے ہین تب بہی وہ واقف کار اچہی طرح سے بانٹ دیتے ہین + مگر اکثر جگہہ شخص
زبردست جسکو تقسیم سے مضرت ہوتی ہی یا کسی سبب سے بانٹنا نہین چاہتا ہی
ناچار خواہ نخواہ تقسیم سرکار مین رجوع لاتا ہی اوسوقت بہی اگر حتی الوسع اوسطرح
ہو سکے کہ جیسے وہ لوگ آپسمین تقسیم کرتے ہین تو بہتر ہی اسکی تدبیر یہہ ہی کہ شخص مسلمہ

تقسیم کو پہلے ایسا مجبور کر دیا جاوے کہ وہ یہہ بات سمجھ لے کہ بلاشبہ اگر مین متوجہ نہونگا
تب بھی بانٹ ہو جاویگا اور میرے سے عذرات بیجا دربارہ کمی بیشی قسمت نامجات
پیش نجاوینگے اوسوقت سبکے نقصان ہوگا تب وہ بھی یقیناً یا تو آپس
مین بنانے قسمت نامجات پر یا پنچایت سے بنانے پر راضی ہوگا
اور جب بمجبوری طرفین اسطرح پر راضی نہون تو معرفت امین یا قانونگو کی
اقسام اور اسامی مشہورہ کہیت اور ریٹ مروجہ پر بانٹنا چاہیئے +

ایک خالص طریق توجی بانٹ کا جو واسطے تفریق اراضی کے کسی بڑے عقلمند
مورث شرکاء موضع نے نکالا ہی اور حقیقت مین اس قاعدہ کے نکالنے
کے سبب سے اوس شخص کی بڑی عقل معلوم ہوتی ہے اگر اوس شخص کے
اور ایجاد اور کام بھی معلوم ہوتے تو کہا جاتا کہ وہ شخص حکیم تہا لیکن ہمین
دو بات کا افسوس ہے کہ یہہ طریقہ بہت کم دیہات مین رہگیا ہے یعنی ضلع
مین پوری مین اب صرف دو گانون مین باقی ہی تفصیل اوس کی یہہ توجی
لغت مین ٹکڑے ٹکڑے اور حصہ کرنے کے معنی ہین اب غلط العام
مین یہہ لغت توجی ہو گیا ہی تصریح قاعدہ توجی بانٹ کی یہہ ہی کہ ایک
گانون کو تصور کیا کہ اس مین توجی کے بیگھہ سو ہین اوس مین ازروے اقسام
اراضی کل موضع کی بیگھہ مقرر کئے مثلاً قسم اعلی یعنی گوہانی اراضی مین ایک
بیگھہ توجی کا للو بیگھہ مروجہ اور منجہہ مین ۳ بیگھہ اور بار مین ملے بیگھہ کا اسی طرح
جے قسم کی اراضی گانون کی مشہور ہی ہر ایک قسم مین مقرر کر لیا ہے اور
بیگھون توجی کے حساب سے حصہ مقرر ہین کوئی شریک حصہ دار عسکہ توجی کا کوئی

حصہ بیگہہ کا علی ہذا القیاس اگر اراضی اوسکے حصہ کی تتی ہی تو بقدر بیگہہ توجی کے اوسکے
قبضہ مین ہوگی یعنی اعلی قسم بحساب للعہ بیگہہ اور اوسط بحساب سے بیگہ اور ادنے
بحساب بیلے بیگہہ توجی کی اور جو اراضی اوسکی تتی نہین ہی تو وہ بحساب بیگہ توجی اپنے
حصہ کا نفع و نقصان سمجھ لیتا ہی جیسے اور موضع مین بیکس بسوہ یا سو لہہ آنہ
یا انگون کے حساب سے سمجھ لیتے ہین پہر جب مالک اراضی مشترکہ کا تقسیم چاہتی اور
رواج توجی کا اوس موضع مین ہو تو تقسیم بہت آسانی اور سہولت سے ہو سکتی ہے
یعنی جس قسم کی اراضی سے ہوسکے اوسکو اراضی دیجاوی وہ یہہ عذر
نہین کر سکتا ہی کہ ہر کہیت یا ہر طرف یا ہر قسم کی اراضی سے بقدر اپنے
حصہ کے لونگا کیونکہ اوسکے گانون مین ایک قاعدہ لطیف مقرر ہی اوس کا
حصہ از روے توجی معلوم ہے اوسکے پورا کرنیکے واسطے گوہانے
سے خواہ منجہار سے خواہ بارہی خواہ تینون قسم سے خواہ دو قسم سے اراضی
دیجائیگی قاعدہ توجی کا تقسیم کرنیوالے کو مجبور نکریگا کہ وہ ہر جگہہ سے بقدر
حصہ خواستگار کے اراضی نکالے اگر قاعدہ توجی کا نہین ہو تو خواستگار تقسیم
عذر کر سکتا ہی کہ مین ہر قسم کی کل اراضی سے بقدر اپنے حصہ کے لونگا
اور یہی عذر کر سکتا ہی کہ جو اچھی اچھی اراضی اور شریکون کی محنت کاشت
سے درست ہوی ہے یا کسی کا باغ اور عمارت ہی اوسمین بہی اراضی کا
حصہ لونگا یا اپنی جوت کی ناقص اراضی چہوڑنا چاہتے تو یہہ عذرات بیجا
اوسکے موضع توجی مین کام نہین آسکتے ہین جس جگہ اراضی مل سکے اوسکو دیجانے
حساب مذکورہ بالا سے اور ایک فائدہ اسمین یہہ ہی کہ کوئی شریک نشست

اور شریر ایسی کاشت اراضی کو بگاڑ نہیں سکتا ہی اس سہل انگاری سے
کہ اگرچہ میری اراضی بگڑ جائیگی تو پھر بدعوی تقسیم اور اچھی اراضی سے حصہ لے لونگا
کیونکہ وہ جب ایسا کر کر تقسیم جائیگا تو ضرور حساب توجی پہلے وہ اراضی اوسکے
کاشت کی دیجائیگی پھر اوسکی حقیت پورا کرنیکے واسطے اور اراضی کاشت
اسامی وغیرہ سے دیجا سکتی ہے اوسکی تقسیم تمام انتظام موضع اور جوت
سب بھائیونکا انتظام بگاڑ نہیں سکتی ہے بخلاف اور مواضع مشترکہ کے جسمین
قاعدہ توجی کا نہین ہے بہت دقت تقسیم مین واقع ہوتی ہے خصوصاً
بھائیون کی جوت کی بابت + اس بات مین ایک اور افسوس ہی کہ کہین کہین
اور کسی گانون مین نام توجی کا سنا گیا ہی لیکن وہ لوگ اب اصل
مفہوم توجی سے واقف نہین رہے کہین تو بسبب گذر جانے مدت دراز کے
ایجاد اس قاعدہ کو کہین بسبب نکل جانے موضع کے اصل مالکون کے پاس سے
کہین اور کسی سبب سے تو اب ایسے دیہات مین چند قطعات معین بلگان
مقررہ مقبوضہ کسی شریک کو توجی کہتے ہین اصل مقصد توجی کا جاتا رہا
اور کہین توجی صرف نقدی کے بٹہ کے کہیت کو بھی کہتے ہین اور اس کا
مقصد اصلی بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ اراضی بٹ کر کسی ایک شریک
کو ملی تھی اور اراضی بتائی کی شامل رہی تھی لیکن اب جو وہ اصل مقصد جاتا رہا
اور ذہن شرکا کے اوسے بہت بعید ہوگئے اور افراط اور تفریط اور
انقلابات قبضہ اور ملک ہوگئی تو وہ اراضی نقدی کی صرف توجی کے نام سے
مشہور ہے اور اراضی بتائی کی گو اب وہ بھی نقدی پر ہوگئی ہو توجی کے نام سے

مشہور نہوئی ❊ تقسیم اور نام اوس اراضی اور حاصلات کے جو اکثر تقسیم
نہین ہوتے ہین اور بضرورت اونکو سب شریک شاملات مین کہتے ہین یہہ ہین
اراضی تالاب کی چہوٹی بہوتی تلیا اوسمین منفرق کہا...
منفرق ریت کی اراضی بیہڑ کی اراضی آبادی نمک سار ریہہ
شورہ کی راستہ مرگہٹ و قبرستان مکانات پوچا وغیرہ ...
حالات سنگہاڑہ کا لگان آبپاشی کے دبان کی آمدنی آبپاشی کے دام
کی آمدنی فروخت سردرختی باغات قدیم اور لاوارث ❊ ان سب اقسام ہین
اراضی کے قطعات غیرمعین اور غیرمشکل اور نامحدود ہوتے ہین اور انکی قطعہ وار
صحیح پیمایش و شوار ہی اور ہر جگہہ پر نسبت مین مساوات نہین ہوتی ہے
اور حاصلات مذکورہ کی بہی آمدنی غیرمعین اور غیرمحدود ہوتی ہی اسواسطے
اکثر شرکا موضع اسکو شامل رکہتے ہین ❊ فصل ہفتم ایام کی تقسیم اور
موسم کے حالات جسپر تمام گانون والے کہیتہ کا کام کرتے ہین اور
پیداوار کا مدار اوسپر موقوف ہی ❊ ایام کی تقسیم ازروئے کہت ہندی
ساٹہہ تیس برس بارہ برس ایک برس ایک مہینا پندرہ کہتے
ہین کہ انہین ایام مین ہر چیز اپنے حال سے تغیر پا جاتے ہی کہ اسواسطے کہ اونکے
نزدیک سب سے بڑی گردش ستارہ کی تیس برس ہین اور متغیر ہونا
حالات زمین کا ستارون کی گردش سے علاقہ رکہتا ہی اب ہر ایک قسمت
زمانہ کا سبب لکہا جاتا ہی ساٹہہ سب ستارہ ساٹہہ برس کے
بعد اپنے جگہہ پر ہو جاتے ہین مثلاً آج جو ستارہ جس جگہہ ہی ساٹہہ برس

بعد وہی ستارہ اوسی جگہہ پہر ہوگا تیس برس یہہ مدت اسواسطے
مقرر ہی کہ اسمین زحل جسکو ہندی مین سنیچر کہتے ہین اور دوسبہ سے
بطی ایسا ہی اپنی گردش تمام کرتا ہی بارہ برس یہہ اسواسطے
مقرر ہی کہ مشتری جسکو ہندی مین برہسپت کہتے ہین ایک دورہ تمام
کرتا ہی ایک برس اس مدت مین آفتاب اپنا دورہ تمام کرتا ہی
ایک مہینا اسمین ماہتاب اپنا دورہ تمام کرتا ہی اور عطارد یعنی
بدھ اور زہرہ یعنی سکر آفتاب کے ساتھہ رہتا ہی اور مریخ یعنی منگل
ڈیڑھ برس مین دورہ تمام کرتا ہی مگر اوسمین کچھہ تغیر وتبدیل زمانہ کی نہین
ہوتی یہہ تشریح ایام کی لکھی گئی صرف واسطے دریافت اسرار زمانہ کے اور
اور اگرچہ نباتات اور جمادات اور حیوانات کی پیدایش اور زوال مین
باعتبار گردش ستارون کے ان سب ایام کو دخیل بتلاتے ہین اور سوای
ہیئت دان اور سورج کے اور ستارون کو بہی کارخانجات زمین مین متصرف
سمجھتے ہین اور یہی اکثر کا اپنی پوتہی اور پترہ مین لکہا کرتے ہین مگر دلیل اس تاثیر
کی کہ اس ستارہ کو زمین کے کرہ سے جسمین انقلاب واقع ہوتا ہی کیا
علاقہ ہی نہین بتلا سکتے ہین اسکے جواب مین صرف اپنی پورانی پوتہیون
کی نقل اور تجربہ کو دلیل گردانتے ہین کہ جب یہہ ستارہ گردش تمام کرتا ہی
تب یہہ حال ہوتا ہی سبب تاثیر اونکی گردشونکا اونکی کتابون سے مفقود ہی
یہہ تشریح علاقجات اور تاثیرات اور ستارون کے کرہ زمین سے جسقدر نقل
اونکا زمین مین ثابت ہو کتب مشہورہ ہندیہ مین پایا نہین جاتا ہی

مگر ہیل اور تاثیر گردش چند زمان اور سورج کا بدیہی ہے اور دخل اونکا روئیدگی مین ظاہر ہے اور اون دونون کی گردش خواہ بموجب مذہب اہل ہند کے آفتاب گردش کرے خواہ بموجب مذہب اور حکما کے زمین گردش کرے ایک برس مین ختم ہوجاتی ہے + پیدایش نباتات از قسم غلہ اور جنا س جسپر حیات ذی روح کی موقوف ہے صرف اسی قسمت زمانہ یعنی ایک برس مین ہوجاتی ہے اسواسطے سب حال ایک سال کا لکھا جاتا ہے کہ ازروی کتب ہندی آفتاب کی ایک گردش کامل اور ماہتاب کی تیرہ گردش اور گیارہ نچھتر منجملہ ستائیس کے جب اپنے مدار کو طے کرلے اوسکو ایک برس کہتے ہین پنڈت اہل ہند سورا ہن برکھہ اور اہل عرب شمسی اور اہل فارس جلالی کہتے ہین یہہ سال باعتبار دورہ آفتاب کے پہلے دو موسم پر منقسم ہی ایک گرمی دوسرا سرما جسکو جاڑا گرمی کہتے ہین + جب آفتاب نصف اوتراین کو طی کر چکتا ہے اور خط استواے ارضی سے شمال کیطرف جاتا ہے اس ملک مین یعنی خط استوا کے شمال کیطرف گرمی ہوتی ہے اور جب آفتاب نصف دکہناین طی کر چکتا ہی اور خط استوا سی جانب جنوب کو چلتا ہے اس ملک مین سردی ہوتی ہی تو سال کے دو موسم اصلی ہین ایک جاڑا دوسرا گرمی بعد اوسکے ہر ایک قسمت مین پہر دو دو قسمت ہین گرمی مین پہلا نصف ربیع کہلاتا ہی اور دوسرا نصف برسات اور تابستان اور سردی مین پہلا نصف خریف

اور دوسرا برستان جسمین جھوٹی برسات ہوتی ہی جسکو بھادوت
اور کندہ بہار کہتے ہین + پس اس تفصیل سے سال کے چار فصلین ہوئین ہر ایک
فصل مین تحویل آفتاب تین برج مین ہوتا ہی اور ہر سال مین چھہ رُت ہوتی
ہین ہر رُت مین تحویل آفتاب دو برج مین ہوتا ہی اور سال بھر کے
بارہ مہینے اور ۳۶۵ دن اور چھہ ساعت یعنی چہارم دن کا ہوتا ہی
ہر قوم نے مہینون کے نام جُدے جُدے رکھہ لئے ہین اور اسیطرحسے
دنون کے نام اپنی اپنی زبان مین رکھلئے ہین + ہندی نام آٹھ سنیچر
اتوار سمار منگل بدھ برہسپت سکر + فارسی نام شنبہ یکشنبہ
دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ آدینہ عربی نام سبت
یوم الاحد یوم الاثنین ثلثا اربعا خمس عشر +

من ابتدای آدھے چیت لغایت آدھے بیساکھہ اس بیچ مین جب
آفتاب اول دقیقہ برج میکھہ سے دورہ شروع کرے سال شروع
ہوتاہے اور ایک سال بعد اسی بیچ مین جب آخر دقیقہ مین پہونچی سال
شمسی تمام ہوتاہے تو انگریزی مہینون مین ۲۲ مارچ سے
سال شمسی شروع ہوتاہے اور لغایت ۲۱ مارچ دوسرے سال کے تمام
ہوجاتاہے لیکن آفتاب کی گردش کے مطابق جیسا کہ ہنود کا مذہب ہے
کوئی نام مہینون کے اس ملک مین مروج نہین ہین یعنی یہہ نام بیساکھہ
جیٹھہ اساڑھہ ساون بھادون کنوار کاتک اگہن پوس ماگھہ
پھاگن چیت باعتبار گردش ماہتاب کے ہین یعنی جس بیچ مین ماہتاب کو

بمقابلہ آفتاب بدریت یعنی کمال چلتو باہی بچھتر کے نام سے مہینے کا نام رکھہ
لیا ہی اسواسطے ان مہینون کی گنتی شمسی سال کو کچھہ مناسبت نہین تہی
کسواسطے کہ ان مہینون کے دن سال بہر کے ۳۵۴ ہوتے ہین ۱۱ دن
ہر سال مین شمسی سال کے دنون کی تعداد سے کم ہوتے ہین اسی سبب تیسرے
برس مین ایک مہینا لوند کا بڑہا کر پورا کر لیتے ہین پہر لوند کے سال مین بعد
مہینے لوند کے جس مہینے قمری کی سودی پڑوا ہو وہ مطابق ہوگی کم ماہ
شمسی سے + حاصل کلام یہہ کہ یہہ مہینا قمری ایک شمار ہی تاریخون کا اور
فصل مین اور سال مین کچھہ دخل نہین ہے اہل ملک جو کام کہ اونکے متعلق ہین
تاریخون سے اوسمین ان مہینون سے حساب وکتاب اور بول چال کرتے
ہین مثلاً تنخواہ کا حساب اور سود کا حساب + سپاہ اہلکاران ملک ہند
لوند کے مہینے کی تنخواہ نہین پاتے اور مہاجن لوند کا سود نہین پاتے
ہین اور جو کام انکے فصل اور سال سے متعلق ہین اوس مین فصل اور
سال اور بچھتر کا اعتبار کرتے ہین مثلاً سفر اور تیہر کا کام اور شادی بیاہ
اور جوتنا بونا اسی مین ہی سفر اور تیہر شادی بیاہ کے کام مین تاریخ
اور مہینا یعنی دن کی بہی نیکی اور برائی دیکہتے ہین مگر جوتنے بونے کے
کام مین محض بچھتر کو دیکہتے ہین +
اب مین ایک جنتری کی لکہتا ہون جسسے حال جوتنے بونے کا جنس وار
اور فصل وار اور رت وار اور بچھتر وار معلوم ہوگا +

فصل ہشتم

پیمائش کے بیان مین معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ہندوستان کی سب اراضی
کی پیمائش ایک مرتبہ نہین ہوئی اسی سبب سے ہر جگہہ کی تعداد پیمائش
مین اختلاف ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کبھی کبھی کہین کہین بحسب ضرورت حاکم
ناپ لیا ہی یہہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ درحقیقت کونسے گز سے پیمانہ ہوا ہی جو رقبہ زمین
اور تعداد کا عدد آئین سابق مثل موازنہ وغیرہ مین لکھا ہی اوسکی عدم مطابقت کا سبب بجز
افراط تفریط علاقجات اور مواضع کے ہو لیکن مروجہ بیگہ کہیتون مواضع کے جو مختلف ہوا
کرتے ہین اس سے صاف اثر ہی اور غیر مطابقت پیمائش سابق واضح ہوتی ہی آئین
اکبری سے صرف اسقدر نکلتا ہی کہ پہلی تعداد گز مین بہت اختلاف تہا اور جابجا
ملک کے مختلف گزون سے پیمائش ہوئی تہی محمد اکبر بادشاہ نے اکتالیس انگشت کا گز قرار
دیا ہی گز پیمائش اراضی اور عمارت اور پارچہ مین اوسوقت سے رائج ہوا اوسکو گز
الہی یا گز قطعی یا گز سماری کہتے ہین اور شاہ گز بیالیس انگشت کا تہا تفاوت ایک انگشت کا
آئین اکبری سے بسبب اختلاف انگشت پیمود کنندہ کے ہو بہرحال اب جو گز رائج ہی یہ گز الہی
ہی پیمائش زمین کا اس گز سے یہ دستور ہی ۳۳ انگشت یا ۲۴ تسوج یا ۱۶ گرہ یا ۹۰
مشت کا ایک گز الہی مین گز کا ایک گہتہ بیس گز کی ایک جریب ہی جریب سے زمین ناپی
جاتی ہی جب طول اور عرض مین گرہ وغیرہ گز سے بیچے ہون تو گرہ وغیرہ کسر
حاصل الضرب ہونگی اور جب دونون طرف گہتہ ہونگی تو بسوانسی حاصل ہونگی جب ایک طرف
طرف گہتہ اور ایک طرف جریب ہوگی بسوہ حاصل ہوگا اور جب دونو طرف جریب ہونگی
تو بیگہ پختہ حاصل ہوگا اب ایک جدول مین لکھتا ہون جس سے معلوم ہوگا کہ

پگھہ بحیثیہ تک ترہین اوسکے نیچے کے درجہ ببوہ سے انگشت تک کس قدر ہوتے ہین اور اسیطرح ببوہ اور اسیطرح ببوانسہ وغیرہ بین ہے

انگشت							
یک	متوح						
سے 1/14	یک	گرہ					
سے ¼	۲	یک	مشت				
ع٥	۴	۲	یک	گز الٰہی			
الماللعـ	ماعـ	ما صـ٥	ماعـ ۴	یک	ببوانسہ		
لاعـ صـعـ	ماللعـ صمـ	ماللعـ اعـ	ماعـ	لعـ	یک	ببوہ	
ملے لک حاعـ معـعـ	لک سالـ سمـ	لـ للعـ	لالعـ لعـ	مالـ	عـ	یک	بگھہ بحیثیہ
او ٹ لک اکا صـ	عـ لک سا	لعو لک سا لہ عـ	ملے لک کار لعـ	سار سمـ	اکار	عـ	یک

سرکارنے جب واسطے بندوبست کے پیمایش اراضی کی شروع کی تو اسی حساب سے پیمایش کے لیکن جو تعداد بیگہہ اس دیس کو اپنے پہلے کے بیگہوں سے یعنی ایکڑوں کے مطابق کرنا ضرور تہا اور ایکڑوں کی پیموزمین دوسرا گز ۳۶ انچہہ کا جسکو یارڈ کہتے ہین مروج اور طول جریب مین جبتک جسقدر یارڈ کا مقرر نہووی تک حساب ایکڑوںکا مشکل سے مطابق ہوگا اسواسطے اسی گز الہی کو جوانچہون سے ناپا تو ۳۳۰۱ انچہہ ہوا تو گویا ۳۳۰۱ انچہہ کے گز سے جریب ۶۰ گز کی تہی تو ۳۶ انچہہ کے گز سے ۵ گز کی ہوئی تو ۵ گز کی جریب لوہے کی ان ضلاع مین مروج ہوئی اور اوس سے اراضی ناپی گئی + معلوم ہوتا ہی کہ اوضلاع مین تعداد گز دن جریب مین کچہہ اختلاف بہی ہی بہرحال جب فرق درمیان گز الہی اور یارڈ انگریزی کے معلوم ہو گیا تو جس قدر گز کی جریب سے ناپا جاویگا معلوم ہوجاویگا کہ ایک ایکڑ اسقدر بیگہہ اور بسوہ کا ہوتا ہی یعنی جسقدر انچہہ ملکر ایکڑ کے ہوتے ہین اوتنے ہی انچہہ ملکر بیگہہ اور بسوہ ہونگے اوسی قدر مطابق ایکڑ کے ہوگا اب معلوم کرنا چاہیے کہ انگریزی حساب مین تین کہڑے جو ولایتی کا ایک انچہہ اور ۱۲ انچہہ کا ایک فٹ اور ۳ فٹ کا ایک یارڈ اور ۵ یارڈ کا ایک پول یعنی بانس جسکو لٹہہ کہتے ہین اور ۴۰ پول کا ایک فرلانگ اور آتہہ فرلانگ کا ایک میل ہوتا ہی یہ پیمایش طولانی یعنی راست کی کہلاتی ہے اسمین کچہہ عرض زمین کو دخل نہین ہے زمین کے قطعات کے ناپنے کے واسطے جسمین عرض اور طول دونوں ہون ایک جریب ۲۲ گز انگریزی یعنی چار انچہہ کی مروج اور اوسسے ناپ کر حساب پورا کر لیتے ہین + اب ایک جدول لکہی جاتی ہی جس سے معلوم ہوگی مطابقت اور مناسبت گز الہی او نسبونسہ اور بسوہ اور بیگہہ یعنی الفاظ مروجہ زبان دیسی کے انچہہ اور فٹ اور یارڈ اور پول اور رود اور ایکڑ الفاظ مروجہ زبان انگریزی کے ساتہہ جدول ہے

خلاصہ یہہ ہی کہ پہلی جدول سے حساب پیمود دیسی اور دوسری مطابقت اوقات
زبان دیسی سے انگریزی کی معلوم ہوگی تو اب مطابقت کرنا بیگھوں دیسی کا ایکڑوں کے ساتھ
کچھ مشکل نہین ہے + اس رعایا کو اور جریب کا پیمود بقدر بیگھہ کے برابر ایک ایکڑ کے ہونا تو
سو بیگھہ پختہ کے موضع کے کم ایکڑ ہوئی اسکی جنتریان طرح طرح کی وقت بندوبست
ہر ایک اضلاع مین اہلکارون نے بنالین تہین لیکن اکثر نادرست کہ بہت
چہوٹ جاتی تہی اور اکثر طویل جسمین کسرات کا جو بہت دینا پڑتا تہا بندوبست
مین پوری مین لالہ سکہہ لعل میر کچہری محرر نے ایک نئی کی جنتری بنائی تہی جو سب سے مختصر
اور کسرات صحیح اور زیادہ کسرات اسمین نہین چہوٹتی ہین اور سب کسرات جوڑنی ہی نہین
پڑتی ہین یہ جنتری اکثر جنتریون سے جو مین نے دیکھی ہین بہت اچھی ہی + تشریح
حاشیہ ان جدولون پر ایک اعتراض آتا ہی کہ اس مین بسوہ اور روڈ اور ایکڑ کو مربع
لکھا ہے حالانکہ ان تینون کی پیمود مربع نہین ہوتی ہی انکو جسکے سے جا فرض کیجئے مربع صحیح
نکلیگا + جواب صحیح ہی فی الحقیقت بعضے عدد ایسے ہین کہ اوسکا مربع صحیح ہے کہ جسکو اہل حساب سے
جذر منطق کہتے ہین نہین نکلتا ہے مگر جذر اصم نکلتا یعنی مربع تو ہوتا ہے لیکن کبھی کسی عدد تلفظ
نہین سکتا ہی مگر قطع زمین وغیرہ اگر چاہین تو مربع بنا سکتے ہین اب ہم تمکو بتلاتے ہین کہ مثلاً بسوہ جو
بیس بسوانسی کا ہوتا ہے اوسکا مربع صحیح کسی کسر سے تلفظ بن نہین سکتا ہے کسواسطے کہ بیس کا عدد کسی
صحیح مجذور نہین ہے لیکن قاعدہ سے بقدر ایک بسوہ کے مربع زمین بن سکتی قاعدہ اوسکا یہ ہے کہ
اہل حساب کے نزدیک ثابت ہی کہ مثلث قائم الزاویہ کی خط وتر مساوی جذر مجموع مجذورین
ضلع کا ہوگا تو ایک مثلث ہم فرض کرینگے جسکے دونو ضلع مجذور کا مجموعہ بیس ہو اسطرح سے مثلاً
ضلع اسمین ایک ضلع ہے چار رعکا اور دوسرا ضلع ہے دو رعکا تو چار کا مجذور ۱۶ ہے

اور دو کا مجذور ہے چار تو دونو کا مجموع ہے بیس ۲۰ پس خط وتر اسکا

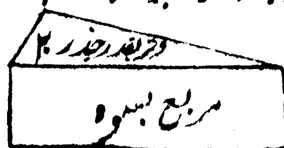
انچھ

ایک										فٹ
[illegible]	ایک									درعہ الہی
[illegible]	[illegible]	ایک								بار (یعنی گز انگریزی)
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک							بسوانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک						پول
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک					بسوہ
[illegible]	[illegible]	مال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک				رود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک			بیگھہ جریبی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اما	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک		ایکر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک	

جذر ہی یعنی بیس کا اس طرح ہے

اس جنتری سے یہہ ہی کہ جب ایکر انگریزی اور بیگہہ جریبی کی نسبت معلوم ہو گئے تو
اربعہ متناسبہ سے جسکو ہندسہ مین تیری راشک کہتے ہین نکل سکتا ہی کہ جس قدر بیگہہ کے
جامین ایکر بنالین تو اس حساب سے ما بیگہہ پختہ کے ایکر ۹ صحیح اور ۸ کسر تخمیناً
کے حاصل ہوتے ہین پہر اس حساب سے ایک بیگہہ سے لیکر سو بیگہہ تک کی جنتری اس
تصریح سے بنائی کہ پہلے سو بیگہہ کے پانچ ۲۰ بیسیان مقرر کر کر پانچ مد جنتری
مین کہینچے اور ہر ایک مد مین تین تین خانہ کیئے کہ پہلے خانہ مین بیگہہ جریبی اور دوسرے مین
ایکر خام اور تیسرے خانہ مین ایکر کامل قایم کیا اور سواے ایکر صحیح جو کسر از رو
حساب کے آئے وہ ہندسہ مین نیچے رقم کے لکہے اور ہر ایک مد کا نام بیسی رکہا
اسلئے کہ پہلے بیسی مین ایک بیگہہ سے بیس بیگہہ تک لکہی ہین اور دوسرے
بیسی مین اکیس بیگہہ سے چالیس بیگہہ تک اور علی ہذا القیاس اب واضح
ہوا کہ اس جنتری مین جو ۱۹ کسر کامل کا ایک ایکر کامل ہوتا ہی اسی طرح اونیس
کسر خام کا ایکر خام ہوتا ہے اور اگرچہ ایکر خام اس جنتری مین صرف فرض
کرلیا ہی اس فائدہ کے واسطے کہ سو بیگہہ تک کی یہہ جنتری بنائی مگر دس ہزار بیگہہ
کی طیار ہونی کس واسطے کہ جس عدد بیگہہ کے ایکر خام مین اسیقدر ایک سو گونہ بیگہہ
کے ایکر کامل ہونگے مثلاً ما بیگہہ کے ایکر خام [illegible] لکہے ہین تو دس ہزار بیگہہ کے
اسیقدر ایکر کامل ہونگے اب اگر بیگہونکی تعداد مین درجات یعنی احاد اور عشرات

اگرچہ بولنے مین نہ آوے لیکن جب ہمکو ایک پیمانہ جذر بیس کا مل گیا تو ہم اوسکا
مبوہ مربع بنالینگے اسطرح



اور ماشے اور رتی وغیرہ سب ہون تو اس جنتری سے اسطرح سے ایکڑ نکال سکتے
ہین مثلاً دریافت کیا چاہین کہ ضمنا ۱۶۰ کے ایکڑ کسقدر ہوتے تو یون دریافت
کرینگے جسقدر بیگہہ ستون سے نیچے ہین اوسکے تو ایکڑ کامل لینگے اور جسقدر بسکرے آئے
ہون گے اوسکے ایکڑ خام لینگے دونو ملائینگے حاصل جمع مقصود ہوگا پس ۱۶۰ بیگہہ
کے ۹۹ ایکڑ کامل اور بالعوض ضمنا ۵ یعنی بادن بسکرون کی رقم ۱۶۰ کے ایکڑ
خام کہ [illegible] ہین لینگے تو مجموع ان دونو کا [illegible] ایکڑ ہوئے ضمنا ۱۶۰ کے اب
واضح ہو کہ بہت سے ملان اور جمع مین جب کسرات آتے ہین تو اونکا حساب اون
لیتے ہین کہ مثلاً آدھی کسر دن سے جو کم ہوا تو چہوڑ دیا اور آدھے سے جو زیادہ
ہوا تو پورا ایک ایکڑ لے لیا اسی فصل مین تہوڑا سا حال جغرافیہ کا لکھنا ضرور ہے
کہ اکثر سررشتجات مال مین ضرورت مطابقت میل پیمایشی اور ایکڑ دن زمین کے میل
جغرافی کے ساتہہ ہوتی ہی علم جغرافیہ سے دریافت حال پیمایش جسم کرہ ارضی اور دریافت موقع
کل کرہ کے درجون اور دقیقون کا ہوتا ہے جسکو فن ریاضی مین علم ہندسہ کے کہتے ہین اونمین ہوگون بدیا
حال اسکا یہہ ہے کہ خط استوا ارضی جو ۳۶۰ درجون اور ہر ایک درجہ کو ساتہہ ساتہہ دقیقون پر منقسم کیا ہی وہ
خط استوا ارضی جو پیمایش ہوا تو [illegible] میل انگریزی ہوا تو ہر ایک درجہ اوسکا
۶۹ میل کا پڑا کسری زیادہ یعنی ۶۹ میل کے عرصہ مین ساتہہ دقیقہ کرہ زمین کے
ہوتے اس حساب سے سمجہا گیا کہ میل پیمایشی انگریزی کو دقیقہ ارضی کے ساتہہ
ایسی نسبت ہی جیسے ساتہہ کو ۶۹ کے ساتہہ پس جو ایک دقیقہ پورا مطابق ایک میل پیمایشی
کے نہین + حاشیہ جاے انصاف ہی کہ اس جنتری مین کسقدر کسرات کم چہوٹے ہین اور کسقدر
زیادہ اختصار ہی کہ نہ ورق بہت سے لوٹنے پڑتے مین نہ بہت جگہہ سے حساب جمع کرنا پڑتا ہے

... دہم درجہ ... سال ...

مرتبہ سکھم لعل محرر سررشتہ مولوی محمد جمال الدین حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر امین نہم ۱۸۶۳ عیسوی ضلع مین پوری در سنہ ۱۸۵۱ عیسوی

پہلی بیسی			دوسری بیسی			تیسری بیسی			چوتھی بیسی			پانچویں بیسی		
بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل	بیگھہ	ایکڑ خام	ایکڑ کامل
بیگھہ	[illegible]	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بیگھان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳ بیگھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴ بیگھہ	[illegible]	دو ایکڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵ بیگھہ	[illegible]	دو ایکڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶ بیگھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷ بیگھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸ بیگھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹ بیگھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰ بیگھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عسکه	عالی ٩	صه اکبر ١٣	سسکه	الما اکبر ٨	امحت ٢	صسکه	الما اللی ٧	مت ٩	امحکه	سمکمات ٦	لمت ١٦	لمحکه	عباد ٥	له ٥
لهعسکه	سا عت ٨	بے اکبر ٥	لهسسکه	الماحت ٧	امحت ١٢	لهصسکه	کمااللی اکبر ٦	لوعت ١	لهامحکه	اللمی للمحت ٥	اللمحت ٨	الحکه	صمات ٤	له ١٦
عسکه	سا ات ٧	بے اکبر ١٦	سسکه	الا ات ٣	امت ٤	صسکه	الما حالت ٥	لوعت ١٢	امحکه	اللمی اکبر ٤	له اللی	لمحکه	صمالت ٣	[illegible]
عسکه	لمااللی ٦	امحه اکبر ٨	سسکه	الااللی ٥	امت ١٥	صسکه	سمت ٤	ت ٣	امحکه	اللمی امحت ٣	له اللی ١١	لمحکه	صمات ٢	١٨
اللیعسکه	لاامح ٥	امح اکبر ١٨	اللیسسکه	الکات ٤	لوت	اللیصسکه	سمت ٣	ت ١٢	اللیامحکه	اللمی ٢	٣	اللیلمحکه	صمات ١	ت ١٠
صعسکه	االلی ٤	میل اکبر ١٠	صسسکه	الکات ٣	لوت ١٦	صصسکه	سمات ٢	لهت ٦	صامحکه	اللمی ١	١٣	صلمحکه	صمات	اللی ٢
عسکه	کماات ٣	لمح اکبر ٢	سسکه	الحم ٢	عت ١٠	صسکه	سمااللی ١	لهت ١٧	امحکه	اللمی	٥	لمحکه	صمات ١٨	اللی ١٣
موعسکه	کمامت ٢	لمح اکبر ١٣	موسسکه	اکبر ١	لعت ١	موصسکه	[illegible]	ت ٩	موامحکه	اللمی ١٨	١٦	مولمحکه	صمات ١٧	٥
مسعسکه	ال ١	ت ٥	مسسسکه	اک	لعت ١٢	مسصسکه	١٨	ت ١	مسامحکه	١٧	[illegible]	مسلمحکه	١٦	١٥
[illegible]	ال	١٦	[illegible]	١٨	ت ٤	[illegible]	١٧	ت ١١	[illegible]	١٦	صاللی	لولمحکه	١٥	٧
سکه	ال ١٨	لعه ٧	اللیسکه	١٧	١٥	سکه	سم ١٦	٣	لسکه	١٥	صاللی ١١	مابیکه	١٤	١٨

ہوتا تہا جو اُس دقیقہ کو بہی میل پیمائشی کہہ لیتے بلکہ میل پیمائشی سے کچہہ زیادہ ہوتا تہا اور حساب زمین کا دقیقہ سے درست ہوتا ہی اسواسطے اوس دقیقہ کا نام علماء فرنگ نے میل جغرافی رکہا اب طریق مطابقت پیمائش دونو میل کے اس طرح سے ہے کہ سابق مین تعداد جس سے تا میل معلوم ہوچکی ہی یعنی آٹہہ فرلانگ خواہ ۸۰ جریب کا ایک میل پیمائشی ہوتا ہے اور بموجب نسبت ۶۹ اور ۶۰ کے جیسا کہ اوپر لکہا گیا جریب کا ایک میل جغرافی ہوا اب نیچے کی جدول سے جس مین پیمائش مربع ایک دقیقہ ارضی یعنی میل جغرافی لکہی جاتی ہے مطابقت میل پیمائشی وغیرہ کے معلوم ہوگی +

لیکن واضح ہے کہ اس جدول مین میل جغرافی مطابق خانہ سوم سطر آخر کے از روے میل کے لکہا ہے لیکن جو مین کچہہ کسر بہی زیادہ ہے اسواسطے اب جو ایکڑ کے میل جغرافی بناتے ہین تب ۹۴ پر قسمت کرتے ہین خارج قسمت میل جغرافی ہوتا ہے +

یک	فت								
[illegible]	یک	یارد							
[illegible]	لعه	یک	پول						
[illegible]	[illegible]	۴	یک	جریب					
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	رود فند یعنی فرلانگ [illegible]				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعه	دونیم	یک	ایکر			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ما	ع	للعه	یک	میل [illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا للعه	یک	میل جغرا[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فصل نہم تعداد جوت سالانہ کے بیان مین

یہہ قاعدہ ہی حسابی دریافت کرنے کا کہ ہر جگہہ ایک ہل تمام سال شمسی مین کسقدر جوت ہوسکتی ہی اور ایک بیر چاہ سے کسقدر آب پاشی ہوتی ہی اس قاعدہ کو بہ نسبت دیہات پرگنہ مصطفی آباد ضلع مین پوری کے مین نے نکالا ہی یہہ قاعدہ عام ہوسکتا ہی دریافت تعداد ہر جگہہ کیواسطے جب چند باتین وانکی معلوم ہوجاوین تو یہہ کہ جیسے بیل یا اونٹ اوس ایک ہل مین چلتے ہین اوسط کا درجہ وہ بیل اور اونٹ کس وقت سے کس وقت تک منزل مین بار لیکر چلا کرتے ہین اور اوسط تعداد بیلون کی روز چلنے کی کس قدر ہی +

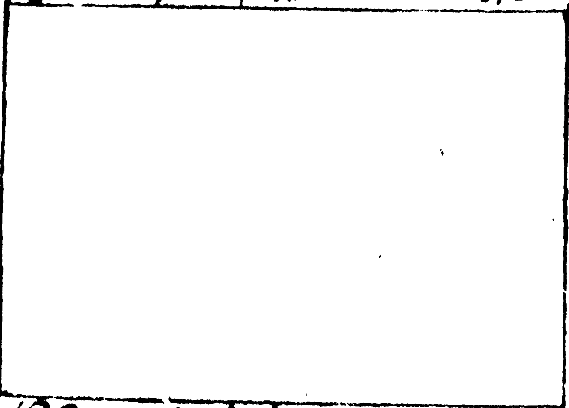
دوسری قسم زمین و انکی دریافت ہو کہ جکنوٹ یا دومٹ یا ریگ ہی کسواسطے کہ طی مسافت ہر ایک قسم کی علیحدہ ہوگی + تیسرے دریافت ہوجاوے کہ اوس دیس مین دستور ہل چلانے کا ہر روز کس وقت سے کس وقت تک ہی + چوتھے دریافت ہوجاوے یہہ بات کہ اوس دیس مین دستور جوتنے بونے کا کون سے ایام سے کون سے ایام تک ہی اور ربیع اور خریف کو کے مرتبہ جوت کرتے ہین یہہ دستور ہر ایک جگہہ کے بہت جلد اور صحت سے معلوم ہوسکتے ہین جب یہہ دستور معلوم ہوگئے تو دریافت اور صحت تعداد جوت سالانہ کی برہان ہندسہ سے ثابت ہوجاویگی جب تعداد جوت فی ہل سال بہر کی معلوم ہوگی تو خوب نتیجے اسسے مرتب ہونگے خصوصاً تشخیص بندوبست کے واسطے ایک اچھا طریقہ دریافت تعداد نکاسی کا ہی اور دقت بے تردد ی موضع بہی سبب بے تردد ی دریافت ہوجاویگا اور بہت سے امر کے واسطے نتیجہ بہتر بخشیگا اور

خام تحصیل کے وقت بہت سا فایدہ ہوگا + قاعدہ مثال کے واسطے لکھا جاتا
ہی جو پرگنہ مصطفی آباد کی نسبت نکالا گیا ہی + پہلے دریافت کرنا چاہیے
یہہ بات کہ جریب سرکاری جس سے پیمایش ہوئی ہی ۶۰ درعہ الہی کی ہے
جسکے مربع کے ۳۶۰۰ درعہ ہوتے ہین یہہ درعہ ملک پنجنہ بیگہہ کے
ہوئے کیا بیگہہ اسکا تہائی یعنی ۱۲۰۰ درعہ ملک رجا ہئے یہہ حاصل
ہوتا ہی ۲۰ درعہ کو ۶۰ درعہ مین ضرب دینے سے اسواسطے
جریب خام کا طول ۲۰ درعہ کا ہوا اور دیکھنے سے اور ناپنے سے
معلوم ہوا کہ ایک درعہ الہی کے عرض مین پانچ گوند یعنی نشان
ہلکے ہل کے ہوتے ہین تو ہمنے قرار دیا ایک بیٹ کی شکل کہ بموجب
ہیئت مصرحہ تحت عرض مین ایک جریب خام یعنی ۲۰ درعہ الہی جسمین نشان
ہل کے ۱۰۰ ہوئے اور طول مین آدہا جریب خام یعنی ۳۰ درعہ الہی قائم
الضرب گوند کل عرض کا درعہ طول من ۱۲ ۳ ۱۵ درعہ الہی ہوئے یعنی ایک جریب عرض
آدہا جریب طول کی جوت از روے حساب مذکور بخط راست حاصل ہوا بعد
مرقوم اب معلوم کرنا چاہیے کہ درعہ الہی سات حصے ہیں درعہ دو دستی یعنی یا
انگریزی جو مروج ہین بموجب میل ہین ایسے ہی آٹھ حصے ہین تو درعہ الہی کو درعہ دو دستی
اسی طرح سے ہوتے ہین کہ درعہ الہی کو سات حصے زیادہ کرکے آٹھ پر تقسیم کرنا چاہیے
تو ۱۲ ۳ ۱۵ درعہ الہی کے ۹۸ ۳ ۱۳ درعہ دو دستی ہوئی اسی کو ۱۷۶۰
درعہ میل پر قسمت کیا تو خارج قسمت کچھ کم آٹھ میل ہوئے تو معلوم ہوا کہ آدہا میں
خام جو روز ایک ہل سے جوت ہوئی تو کچھ کم آٹھ میل کی مسافت سے

ہوئی اور یہی تعداد ہی بیلون بارکش کے چلنے کی اس بیس مین پہر تعداد
جوت ہر روزہ ایام جوت پر لحاظ کرے جاویگی جہان بیگہہ جرمیی ہوئے اسے چند بیگہہ
کا ہی اب معلوم کرنا چاہئے کہ ایام جوت سادہ سی لغایت آخر کاتک پانچ مہینے
یا ۱۵۰ روز ہوتے ہین دہائی بیگہہ روز کے حساب سے ما صعہ کل جوت ہوئی
پس چونکہ خریف کو چار مرتبہ جوت کرتے ہین اور ربیع کو بیس مرتبہ اس
حساب سے تعمیکہ چار مرتبہ جوت کرینگے حساب سے ماعہ ہوئے اور عہ بیس
مرتبہ جوت کرینکے حساب سے ماسکر ہوئے کل ما عہ جوت تعداد کی
سالانہ کی ہوگئی زیادتی ایک دو بیگہہ کے قابل لحاظ نہین ہے +
واضح ہو کہ ربیع جو عہ رکہی ہی وہ اس سبب سے ہی کہ قاعدہ
آبپاشی سے اسیقدر ہو سکتی ہی +

مثال خط راست کے دریافت کرنیکی

طول کہیت کا اڑہائی جریب شام فی جریب ۲۰ درعہ الہی کل ۰۹۷



فصل دہم آبپاشی کے بیانمین

قاعدہ تعداد آبپاشی سال بہر کا + اس تعداد کے دریافت کرنیکے واسطے یہہ بات چاہئیے کہ پہلے معلوم ہوجاوے کہ ربیع کی فصل مین جو اور گندم کو اس دیس مین کے مرتبہ پانی سے سینچتے ہین اور جب ایک مرتبہ پانی دے لیتے ہین دوسرا پانی کے روز کے پیچھے دیتے ہین اور کام پانی دینے کا کب سے شروع اور کب تک تمام ہوتا ہی اور برت یعنی رسّی جس سے پانی نکالتے ہین کے گز کی ہوتی ہے چنانچہ مطابق رواج اس پرگنہ کے ان باتون پر خیال کرکے تعداد آبپاشی ہر روز کی اور سال بہر کی دلیل حسابی سے نکالی جاتی ہے جہان اور پرگنی باتون مین جیسا فرق ہوگا ایسا ہی تعداد آبپاشی سال بہر مین فرق ہوجاویگا یہہ تین مدات سے استخراج ہوگا بموجب تفصیل ذیل +

پہلی مد حساب آبپاشی روزانہ کا ہی +

تعداد برت مطابق رواج اس پرگنہ کے ۱۲ درعہ دو دستی ہے طول آمد و رفت دونون طرف کی سطح زمین پر جسکو ہی کوئی کہتے ہین ۲۴ درعہ بیلون کی مسافت روزانہ بقدر ۸ میل کے جسکے ۱۴۰۸۰ درعہ ہوئی اسکو ۲۴ درعہ پر کہ جتنے ایک مرتبہ قول نکلتا ہی قسمت کیا تو ۵۸۶ خارج قسمت ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ دن بہر مین ۵۸۶ قول کوئے سے نکل سکتے ہین فقط +

دوسری مدحساب سطح پیمانہ آب کا جو بالفعل تیار ہی ہر ایک سررشتہ مال میں
بموجب حکم صاحبان صدر بورد کے

قطر زیرین پیمانہ بارش	محیط زیرین پیمانہ	سطح زیرین اوسکی ضرب ہوا	ارتفاع پیمانہ بارش	حاصل الضرب سطح کا ارتفاع
۲ گرہ	۶ گرہ	۳ گرہ مکسر	۱۶ گرہ	۴۸ گرہ مکعب

یعنی ایک پیمانہ آب سے جو کہ بہرا ہو وسے تو ۴۸ گرہ مکعب یا سطح زمین ۴۸ گرہ مکسر تر ہو سکتی ہی

تیسری مدحساب تر ہونے زمین کا روز روز کی آبپاشی سے

فی ہر چرسی از روئے بہبود	فی پیمانہ بارش جو تر ہوتا ہی	حاصل الضرب ۱۱ پیمانہ بہر کے ہوا
	بموجب حساب بالا	
۱۱ پیمانہ آبپاشی	۴۸ گرہ مکسر	۵۲۸

تصنیف

مضروب ۴۶۲

مضروب فیہ ۸۶ ڈول دن بہر کے

حاصل الضرب گرہ مکسر

بالحفاظ دو گرہ ۱۵۴۹۶۸

تصریح قاعدہ کی

ایک ڈول گیارہ پیمانہ آب سے ۵۲۸ گرہ کا سطح زمین بموجب قاعدہ کے تر ہوا

اب انحفاظ پانی کا یعنی دہسنا اوسکا کہیت کی زمین مین قسم مٹی پر موقوف ہی
لیکن درمیانی اراضی مین ۲ گرہ کا انحفاظ کافی سمجہکر حاصل ضرب کو تنصیف
کرلیا تو ۲۶۴ ہوا اسکو تعداد دول کل روز مین کہ بقدر ۵۸۷ ہے ضرب
دیا تو حاصل الضرب ہوا ۱۵۴۹۶۸ اب معلوم ہوا کہ دن بہر کی آبپاشی
سے اسقدر گرہ تک بانحفاظ دو گرہ تر ہوتی ہین اسپر قسمت کیا ۳۱۳۶۰۰
گرہ بیگہہ خام کو تو خارج قسمت قریب ۱۱ بسوہ کے ہوئی ثابت ہوا کہ دن
بہر مین ۱۱ بسوہ خام ایک پر سے تر ہو سکتے ہین + حال اس پرگنہ کا
یہہ ہے کہ جو ایک مرتبہ پانی سب کہیت کو دے لین تو اعتدال کے سال مین
۲۰ دن کے بعد پانی دینے کی حاجت ہوتی ہی جو سال خشکی کا ہو تو
پندرہ دن کے بعد پانی دینے کی حاجت ہوتی ہی اسی طرح سے بہرا یعنی
جو کو تین پانی اور گندم کو چار پانی دیے جاتے ہین پانی دینے کا کام نصف
اگہن سے آخر پہاگن تک تمام ہو جاتا ہی یہہ ایام آبپاشی ۳ مہینے ہوئے
تو ۱۱ بسوہ روز کے حساب سے کل تعداد آبپاشی ۳ مہینے کی ہوئی
جسکہ خام کہ جسکا چہارم سکہ پختہ ہوا چار دفعہ پانی دینے کے ۱۱ بسوہ
حساب سے + ان دونون قاعدون سے معلوم ہو گیا تعداد جوت
سالانہ معہ تفصیل خریف اور ربیع کس واسطے کہ واضح ہی کہ اس دیہات مین
ربیع بلا آبپاشی نہین ہو سکتی ہی اور آبپاشی جسقدر حساب سے ممکن ہے
وہی تعداد ربیع ہو سکتی ہی اب دریافت ریت اراضی پرگنہ اور موضع سے
نکاسی اوسکی سہل طریق سے نکل سکتی ہی وہ ہر جگہ علیحدہ حساب ہو گا نہ بطور حساب عام کے

ہواسطے لکھنا کچھہ ضرور نہین ہے + واضح ہو کہ بعض صاحبان ذی فنون نے
فرمایش کی ہی کہ اب نکلنا پانی کا از روے وزن معلوم ہو جاے کہ کسقدر وزن
کا پانی کسقدر قوت سے نکل سکتا ہی اور از روی وزن کسقدر پانی سے کسقدر
زمین تر ہو سکتی ہے تا کہ صرف نکلنے پانی کا از روی کل اور آلات ضمنی کے
اور محاصل چھپاشی کا دریافت ہو بعد اسکے درصورت فائدہ ایک کل
ضمنی واسطے نکالنے پانی کے بلا اعانت مویشی درست کیجاے
جیسے ولایت انگلشیہ مین ہے ہواسطے مین اب
درستی اوسکے حساب مین مصروف ہون +
انشاء اللہ تعالی اگر وہ حساب درست
ہو گیا تو متعاقب وہ بھی
چھپوایا جاویگا فقط
تمام شد

